سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 16، سوموار 19، منگل 20، بدھ 21، جمعرات 22۔ مئی 2014)
(یوم الجمع 16، یوم الاثنین 19، یوم الثلاثہ 20، یوم الاربعاء 21، یوم الخمیس 22۔ رجب المرجب 1435ھ)

سولھویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

آٹھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 16۔ مئی 2014

جلد 8: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	11
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	13
	تعزیت		
8۔	محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے، جناب عارف محمود گل ایم پی اے اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت	-----------	14
	سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	16
10۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	57
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
11۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	74
12۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	75
13۔	مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	75
14۔	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	76
15۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	76

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
16۔	مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	77
17۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	77
	قرارداد		
18۔	جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ	-----------	78
19۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	81
	قرارداد		
20۔	ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اظہار افسوس	-----------	82
	تحاریک استحقاق		
21۔	ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال	-----------	84
	پوائنٹ آف آرڈر		
22۔	شوگر ملوں کی طرف سے کسانوں کو دیئے گئے post dated cheques پر جلد از جلد ادائیگی کا مطالبہ	-----------	86
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو پیش ہوئے)		
23۔	آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹی کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014	-----------	88
24۔	آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014	-----------	88
25۔	آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014	-----------	89

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار، 19۔ مئی 2014		
	جلد 8: شمارہ 2		
26۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	------------	91
27۔	ایجنڈا	------------	93
28۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	95
29۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	96
	تعزیت		
30۔	جناب نذر حسین پارلیمانی سیکرٹری کی والدہ، جناب شہریار ریاض ایم پی اے کے والد، محترمہ طلعت یعقوب سابق ایم پی اے، سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی اور روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی کے انتقال پر دعائے مغفرت	------------	97
	پوائنٹ آف آرڈر		
31۔	اسمبلی اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	------------	98
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)		
32۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	103
33۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	134
	پوائنٹ آف آرڈر		
34۔	جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ کے لئے آئی ٹی ٹیچرز مہیا کرنے کا مطالبہ	------------	154
	توجہ دلاؤ نوٹس		
35۔	ضلع ڈیرہ غازی خان: بیس خواتین کا اغواء برائے تاوان اور بے حرمتی سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)	------------	155
36۔	رحیم یار خان: تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کرنے سے متعلقہ تفصیلات	------------	156
37۔	تھانہ ڈنگہ گجرات کے علاقہ نور جمال میں شہری کے قتل اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات	------------	158

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
38۔	ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال (۔۔۔جاری) ------------	160
39۔	کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات (۔۔۔جاری) ------------	161
40۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	164
	قرارداد	
41۔	پاک فوج کو پاکستانی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ جرأت اور بہادری سے کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا ------------	165
42۔	کورم کی نشاندہی ------------	166
	تحاریک التوائے کار	
43۔	پنجاب یونیورسٹی کی پچاس کنال اراضی ڈائیوو بس سروس اور چار کنال کا قیمتی ٹکڑا یونائیٹڈ بنک کو دینے کے لئے خفیہ ہاتھ سرگرم (۔۔۔جاری) ------------	167
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
44۔	مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 ------------	171
	منگل، 20۔ مئی 2014	
	جلد 8: شمارہ 3	
45۔	ایجنڈا ------------	173
46۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	175
47۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	176

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات جیل خانہ جات اور اطلاعات وثقافت)	
48۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	177
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	204
	تحاریک استحقاق	
50۔	یونیورسٹی آف سرگودھا کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پرو وائس چانسلر کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ ------------	215
	پوائنٹ آف آرڈر	
51۔	والٹن ائرپورٹ لاہور کو کمرشل بنانے کی بجائے قومی ورثہ بنانے کا مطالبہ ------------	216
52۔	پنجاب ووکیشنل کونسل کے تحت چلنے والے اداروں میں مسلم طالب علموں کو ملنے والی سہولیات غیر مسلم طالب علموں کو بھی دینے کا مطالبہ ------------	218
	تحاریک التوائے کار	
53۔	یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا کے لئے خریدی گئی زمین پر ارباب اختیار کی بدنیتی کی بناء پر مزید بیس کروڑ روپے کی ادائیگی کا انکشاف (---جاری) ------------	220
54۔	شوگر ملز مالکان کی جانب سے کرشنگ سیزن لیٹ کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	224
55۔	یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں وائس چانسلر کا نااہل اور من پسند افراد کو بھرتی کرنا (---جاری) ------------	227
56۔	ٹی ایم اے دریا خان میں کرپشن اور رشوت ستانی کا بازار گرم (---جاری) ------------	229
57۔	بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور رنجیت سنگھ کی مڑھی لاہور کے ارد گرد غیر متعلقہ گاڑیوں کی پارکنگ سے سیاحوں کے مسائل میں اضافہ (---جاری) ------------	231
58۔	لاہور کے ہسپتالوں میں محکمہ کی غفلت سے کروڑوں روپے کی انٹی فائر ایکسرے مشینیں خراب اور مریضوں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) ------------	232

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
59۔	محکمہ آبپاشی کے افسران کا ورک چارج کے نام پر سالانہ کروڑوں روپے کا حکومتی خزانے کو نقصان پہنچانا (۔۔۔جاری) ------------	233
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
60۔	قومی شناختی کارڈ بنوانے اور تجدید کروانے والوں سے فیس نہ لینے کا مطالبہ ------------	237
61۔	سرکاری ملازمین کے پے سکیل از سر نو تشکیل دینے کا مطالبہ ------------	238
	بدھ، 21۔ مئی 2014	
	جلد 8: شمارہ 4	
62۔	ایجنڈا ------------	240
63۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	242
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	243
	سوالات (محکمہ صحت)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	244
66۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	291
	تحاریک التوائے کار	
67۔	ٹولنٹن مارکیٹ لاہور میں بیمار جانوروں کی کھلے عام فروخت جاری (۔۔۔جاری) ------------	319
68۔	پنجاب کے ہسپتالوں میں آئیڈیالوجسٹ نہ ہونے کی وجہ سے سماعت سے محروم بچے علاج سے محروم (۔۔۔جاری) ------------	320
69۔	کالونی شوگر ملز تحصیل پھالیہ سے ملحقہ ڈسٹلری کے فضلے سے عوام الناس ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض میں مبتلا ------------	321
70۔	نارووال تا مرید کے سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔جاری) ------------	322

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
71۔	پنجاب سیڈ کارپوریشن کے عملہ کی ملی بھگت سے غیر ملکی اور غیر معیاری بیج کی فروخت	------------	323
72۔	لاہور ائیرپورٹ سے ملحقہ 40 کنال قیمتی اراضی کی غیر قانونی منتقلی	------------	326
73۔	پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں کو زکوۃ فنڈز کی بندش سے غریب مریضوں کو مایوسی کا سامنا	------------	327
74۔	صوبائی دارالحکومت لاہور میں چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں کو زائد کرایوں کا سامنا	------------	328
	سرکاری کارروائی		
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)		
75۔	مسودہ قانون پنجاب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ 2014	------------	331
76۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، ملتان 2014	------------	344
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) مینٹل ہیلتھ پنجاب 2014	------------	355
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014	------------	360
	جمعرات، 22۔ مئی 2014		
	جلد 8: شمارہ 5		
79۔	ایجنڈا	------------	364
80۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	366
81۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	367
	پوائنٹ آف آرڈر		
82۔	پنجاب اسمبلی کے سامنے روزانہ کے احتجاج سے معزز ممبران اسمبلی کو مشکلات کا سامنا	------------	368

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)		
83۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------	369
84۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	416
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
85۔	مسودہ قانون خواجہ غلام فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	433
	توجہ دلاؤ نوٹس		
86۔	باغبانپورہ لاہور میں بیس لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات	------------	434
	تحاریک التوائے کار		
87۔	لاہور میں مقبرہ ملکہ نور جہاں محکمہ آثار قدیمہ کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کھنڈرات میں تبدیل	------------	435
88۔	لاہور میں سلنڈر گیس کی منتقلی کے غیر قانونی کاروبار کو روکنے میں ضلعی انتظامیہ بُری طرح ناکام	------------	436
89۔	صوبائی دارالحکومت لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار	------------	437
90۔	سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ	------------	438
91۔	ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈز کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا	------------	439
92۔	لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف	------------	440
93۔	وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت	------------	441
94۔	پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر	------------	441

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
95۔	محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام ------------	442
96۔	کرول گھاٹی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ ------------	444
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
97۔	مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 ------------	447
98۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 ------------	459
99۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014 ------------	461
100۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(44)/2014/1078. Dated: 14th May 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** ***Governor of the Punjab***, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 16th May 2014 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
14th May, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014

ایک وزیر آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014

ایک وزیر آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صبا صادق، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی۔46

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی و معدنیات
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات*

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔ جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (16 تا 28۔ مئی 2014) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ، قانون و پارلیمانی امور *
7۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
8۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات *
10۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
11۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
14۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
15۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
18۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چوہدری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	: قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود و بیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	: ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس و تجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
11۔	چوہدری محمد اسد اللہ	: خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	: مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	: کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
14۔	خواجہ عمران نذیر	: صحت
15۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	: لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
16۔	جناب محمد خُرم گلفام	: توانائی
17۔	چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	: ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	: ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات و ثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چوہدری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
35۔ چوہدری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	امداد باہمی
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 16۔ مئی 2014

(یوم الجمع، 16۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ۙ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَ مَا غَوٰی ۚ﴿۲﴾
وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۙ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۙ﴿۶﴾ وَ هُوَ بِالۡاُفُقِ
الۡاَعۡلٰی ؕ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ﴿۸﴾ فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ
اَدۡنٰی ۚ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰی ؕ﴿۱۰﴾

سورة النّجم آیات 1تا10

تارے کی قسم جب غائب ہونے لگے (1) کہ تمہارے رفیق (محمدؐ) نہ رستہ بھولے ہیں نہ بھٹکے ہیں (2) اور نہ خواہش نفس سے منہ سے بات نکالتے ہیں (3) یہ (قرآن) تو حکم اللہ ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے (4) ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا (5) (یعنی جبرائیل) طاقتور نے پھر وہ پورے نظر آئے (6) اور وہ (آسمان کے) اونچے کنارے میں تھے (7) پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے (8) تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (9) پھر اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو بھیجا سو بھیجا (10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

معراج لی رتیاں دھوم یہ سی   اِک راج دلارا اٰوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت   وہ احمدؐ پیارا اٰوت ہے
مازاغ کا لجلا یین بھرے   وا سمس کا بٹنا مٰلھ پہ ملے
ہے ییم کا ھوںھٹ سہرے تلے   وہ رب کا سنوارا اٰوت ہے
یس لی چمک ہے دانن میں   طٰہٰ کا لرسمہ اٰسن میں
وا سجر کا جلوہ گانن پہ   وہ عرس کا تارا اٰوت ہے
حوروں نے لہا جب بسم اللہ   غلماں نے پکارا الااللہ
خود رب نے لہا ماساء اللہ   محبوب ہمارا اٰوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئر مین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئر مین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صبا صادق، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی۔46

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے کہ نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ حلف اٹھانے کے لئے یہاں موجود ہیں۔ میں اُن سے کہوں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر حلف لینے کے لئے کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر محترمہ خدیجہ عمر نے حلف اٹھایا
اور حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کو مبارک ہو۔ آپ اپنا اظہار خیال کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں۔

تعزیت

محترمہ سلطانہ شاہین ایم پی اے، جناب عارف محمود گل ایم پی اے اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سلطانہ شاہین صاحبہ ہماری ممبر ہیں اُن کی والدہ وفات پا گئی ہیں لہذاان کے لئے دعائے مغفرت کروالیجئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! گوہر علی ایک صحافی ہیں ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! عارف محمود گل، ایم پی اے کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں لہذا گزارش ہے کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمالی جائے۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سلطانہ شاہین، ایم پی اے، جناب عارف محمود گل، ایم پی اے
اور گوہر علی صحافی کی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتی ہوں اور یہ میرے والدین کی دعائیں ہیں۔ میں اپنی اور قیادت چودھری شجاعت حسین، چودھری پرویزالٰہی اور چودھری مونس الٰہی کی بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کی نمائندگی کے لئے مجھ پر تیسری بار اعتماد کا اظہار کیا اور آج میں اس اسمبلی میں ممبر نامزد ہوئی۔

جناب سپیکر: بہت بہت مبارک ہو۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی پارٹی قیادت کی طرف سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ وہ ہمیشہ ڈیموکریسی پر یقین رکھتے ہیں، سیاست ان کے لئے عبادت کا درجہ رکھتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میری بھی پوری کوشش ہو گی کہ میں یہاں پر ملک وقوم کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دے سکوں۔

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ میرا تعلق گجرات سے ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ اس اسمبلی کے اندر میں ان کی آواز ہوں تو میں یہاں پر آپ کے توسط سے ایک request کروں گی کہ 2006 میں گجرات کے قریبی اضلاع کے لئے ایک کارڈیالوجی ہسپتال کی بنیاد میرے لیڈر چودھری پرویز الٰہی صاحب نے رکھی جسے 2009 میں مکمل ہونا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو بہت مواقع ملیں گے اس لئے پھر بات کر لینا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! نہیں۔ یہاں پر چونکہ گجرات کے حوالے سے میں نمائندگی کر رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ میں نے آپ کا مؤقف سن لیا ہے اور نوٹس میں آگیا ہے اس لئے مہربانی کریں۔ آج آپ کا پہلا دن ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج میرا پہلا دن ہے اور پہلے دن ہی آپ میرے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، سن لیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنی جماعت کی نمائندگی کر رہی ہوں اور یہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ healthy criticism کروں گی کیونکہ ہماری جماعت مخالفت برائے مخالفت نہیں بلکہ healthy criticism پر یقین رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ بہت مہربانی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! 2006 میں اس ہسپتال کی بنیاد رکھی گئی جسے 2009 میں مکمل ہونا تھا لیکن پانچ سال کی تاخیر کے بعد بھی وہ مکمل نہیں ہو سکا تو میری آپ کے توسط سے حکومت سے گزارش ہو گی کہ ایسے عوامی منصوبوں کو سیاسی انتقامی منصوبے نہ بنایا جائے کیونکہ اس سے عوام کو فائدہ نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری ایک اور گزارش ہے کہ میں 2002 میں بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی، 2008 میں بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی اور الحمدللہ آج بھی اس اسمبلی کا حصہ ہوں لیکن یہاں پر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ بچوں کے حوالے سے بداخلاقی کے واقعات بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں جو کہ پہلے نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ حکومت کو اس پر خصوصی توجہ دینی چاہئے کیونکہ صوبہ بھر کی مائیں

اور بچیاں بہت پریشان ہیں اور ہم یہاں پر خواتین کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اگر صوبہ بھر میں خواتین کے ساتھ ہی یہ سلوک ہوگا تو آپ سوچیں کہ more than 50 percent آبادی خواتین کی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بڑی مہربانی۔ Let me proceed further now

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بس ایک آخری بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج ایک آرڈیننس لازمی تعلیم سے متعلق ٹیبل پر آیا ہے تو میرے قائد چودھری پرویز الٰہی صاحب نے 9 سال پہلے میٹرک تک مفت تعلیم، مفت کتابیں اور stipend دیا تھا جس کی وجہ سے کروڑوں بچوں نے میٹرک تک مفت تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ آرڈیننس اٹھارہویں ترمیم کے بعد تین سال کی تاخیر سے آیا ہے بہر حال ہماری جماعت انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بحث میں پورا حصہ لے گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا بھی بہت شکریہ اور بڑی مہربانی۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ کلو صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آج پورے پاکستان میں جلوس نکل رہے ہیں اور اگر ڈنمارک جیسا کوئی واقعہ ہو گیا۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! میں نے آپ کو بات کرنے کی اجازت نہیں دی اور آپ ایسے نہ کریں۔ میں آپ کی بات بعد میں سنوں گا کیونکہ اب وقفہ سوالات ہے اور اس دوران پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ کلو صاحب! مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں اور اس کے بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! مجھے بات تو کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟آپ مہربانی کر کے اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی ہو گی۔آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!آپ رولز معطل کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کے اکیلے کے کہنے پر یہ نہیں کر سکتا۔I am sorry for that آپ اپنی نشست پر تشریف رکھیں اور سپیکر کی بات مانیں، آپ سپیکر کی بات مانیں ورنہ کام غلط بھی ہو سکتا ہے۔ میں آپ کا بڑا مشکور رہوں اور آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

Let me proceed. Let me proceed.

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بالکل نہیں سنوں گا۔آپ کیا کرتے ہیں؟آپ کے کچھ اصول ہونے چاہئیں۔ کلو صاحب!آپ کسی حساب کتاب سے چلیں اور آئندہ معافی نہیں ہو گی This I tell you. You should be careful اب ہم وقفہ سوالات کی طرف بڑھتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ زیب النساء اعوان صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال بھی انہی کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔ جی، ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1204 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*1204: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آئے ہیں؟

(ب) ان یونٹس پر پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولا کیا ہے اور اس مد میں 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 287 انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس نیٹ میں آتے ہیں / پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولا درج ذیل ہے:

ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق رہائشی ریٹ (ذاتی یا کرایہ داری کی بناء پر، بر موقع جو بھی کیس ہو) درج ذیل شرح سے نافذ العمل ہوتے ہیں۔

1۔ ایک ایکڑ تک = قیمت بمطابق ویلیوایشن ٹیبل (ذاتی یا کرایہ داری ریٹس بر موقع حال موجود)

2۔ اگلے چار ایکڑ تک = بالائی ٹیکس ریٹ میں 20 فیصد کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

3۔ پانچ ایکڑ سے زیادہ = بالائی ٹیکس ریٹ میں مزید 20 فیصد کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

ضلع شیخوپورہ میں سال 12-2011 کے دوران ان انڈسٹریل یونٹس سے 8,476,916/- روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا جبکہ 13-2012 کے دوران 8,648,948/- روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا ہے۔ تفصیل اوپر جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوال کی باقی چیزیں تو مجھے سمجھ آ گئیں لیکن ایک چیز point out کرنا چاہوں گا کہ جز (الف) میں چند فیکٹریاں ایسی ہیں جن پر پراپرٹی ٹیکس لگا ہے اور ان کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے لیکن کچھ فیکٹریاں ایسی بھی ہیں جن پر یہ لاگو نہیں کیا گیا جن کی مثال میں دے سکتا ہوں کہ الکرم پیپرز، ارصم پیپرز، گولڈن پیپرز اور فنیکس وغیرہ۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان کی میز پر بھی جواب رکھے گئے ہیں تو کیا آپ نے وہ چیک کیا ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جی، میں نے چیک کیا ہے اور میں یہی پوچھنا چاہوں گا کہ ان فیکٹریوں پر پراپرٹی ٹیکس کیوں نہیں لاگو کیا گیا۔ یہ میں نے چند مثالیں دی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اور بھی ایسی فیکٹریاں ہوں۔ میں اس حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان فیکٹریوں پر پراپرٹی ٹیکس کیوں نہیں لاگو ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارے آخری سروے کے مطابق 287 فیکٹریاں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آتی ہیں جن کی تفصیل معزز ممبر کو فراہم کر دی تھی۔ چونکہ ضلع شیخوپورہ میں انڈسٹری کافی زیادہ لگ رہی ہے اور وہاں پر جو نئے انڈسٹریل یونٹس لگائے جاتے ہیں انہیں ہم گاہے بگاہے add کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اگر کوئی ایسا یونٹ جیسا کہ یہ بتا رہے ہیں کہ ابھی ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے تو ہمارے نئے سرویز تقریباً مکمل ہو گئے ہیں تو وہ اس کے مطابق بھی آ جائیں گے اور جب بھی وہ ہمارے ٹیکس نیٹ میں آئیں گے تو جب سے وہ انڈسٹری لگی ہے ہم اس وقت سے ان سے گزشتہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کر لیں گے اور اسے چھوڑا نہیں جائے گا تاکہ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں حکومت کو کوئی نقصان نہ ہو۔

جناب فیضان خالد ورک: میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں لیکن ایک چیز پوچھنا چاہوں گا کہ اسی طرح کا ایک ملتا جلتا سوال ہے جس میں انہوں نے ایک فیکٹری Premier Paper Mill کا ذکر کیا ہے کا یہ number 97 پر آتی ہے جو انہوں نے مجھے detail دی ہے لیکن ان کی ایک Premier Chemical factory بھی ہے اُس کا ذکر اس میں نہیں ہے تو کیا وہ اس زد میں نہیں آتی؟

جناب سپیکر: کون سی فیکٹری؟

جناب فیضان خالد ورک: ایک Premium Paper Mill اور ایک premier chemical ہے Premier Paper Mill کی انہوں نے detail دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: Premier Chemical کی بابت پوچھ رہے ہیں، جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ میں یہ چیک کروا لیتا ہوں کیونکہ ہمارے پاس موجود ریکارڈ کی ساری لسٹ انہیں مہیا کر دی گئی تھی۔ جو لسٹ محکمہ کی طرف سے دی گئی ہے اس میں 287 یونٹ شیخوپورہ میں آتے ہیں۔ دوسرے units جو یہ کہہ رہے ہیں میں ان کی detail معزز ممبر سے لے لیتا ہوں اور ہم اس میں property tax کی مد میں ان سے اپنی recovery کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! جو جواب وزیر خزانہ صاحب فرما رہے ہیں یہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب تو ہو سکتے ہیں خزانہ صاحب نہیں ہو سکتا۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! جو منسٹر صاحب فرما رہے ہیں اس کا یہ جواب نہیں بنتا جو ورک صاحب نے جن فیکٹریوں کے نام لئے ہیں اُن کو آج تک ٹیکس کیوں نہیں لگا، وہ کب سے بنی ہیں جنہوں نے یہ بد دیانتی کی، ٹیکس نہیں لگایا جان بوجھ کر اس کو چھوڑا ہے تو اُس کی سزا کے وہ مستحق ہیں، ہمیں اس سوال کا جواب چاہئے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ عرض کیا ہے کہ کچھ فیکٹریوں کے پراپرٹی ٹیکس ابھی تک ہمارے پراپرٹی ٹیکس نیٹ میں نہیں آئے ہیں کیونکہ محکمہ نے units 287 کی detail وہاں سے دی ہے چونکہ معزز ممبر کا تعلق اس علاقہ سے ہے یہ بتا رہے ہیں تو definitely جب ہم ان سے رپورٹ لیں گے اور اگر وہ فیکٹریاں کافی دیر سے وہاں لگی ہوئی ہیں اور وہ ٹیکس نہیں دے رہیں تو ہمارے محکمے کے جو آفیسرز ہیں ان کے خلاف کارروائی ہماری routine میں ہوتی ہے وہ ہم ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: ذمہ داران کے خلاف۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1205 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: ریکوری سسٹم کو بہتر کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*1205: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے کتنی آمدنی ہوئی ہے، معزز ایوان کو علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 12۔2011 تا 13۔2012 کے دوران آمدن کا جو ٹارگٹ دیا گیا تھا، اس ٹارگٹ کو پورا نہیں کیا گیا، کیا اس میں ملازمین کی ملی بھگت شامل ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران پراپرٹی ٹیکس موٹر وہیکل ٹیکس، تفریحی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس کی مد میں جو آمدنی ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011۔12		2012۔13	
پراپرٹی ٹیکس	55,278,889/۔روپے	پراپرٹی ٹیکس	68,264,787/۔روپے
موٹر وہیکل ٹیکس	27,471,500/۔روپے	موٹر وہیکل ٹیکس	45,701,705/۔روپے
پروفیشنل ٹیکس	15,203,066/۔روپے	پروفیشنل ٹیکس	16,591,589/۔روپے
ایکسائز ڈیوٹی	4,657,025/۔روپے	ایکسائز ڈیوٹی	7,253,483/۔روپے
انٹرٹینمنٹ	551,595/۔روپے	انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی	Nil
ہوٹل ٹیکس	49,845/۔روپے	ہوٹل ٹیکس	90,272/۔روپے
ٹوٹل	103,211,920/۔روپے	ٹوٹل	137,901,836/۔روپے

(ب) سال 12۔2011 میں ٹارگٹ کا 92 فیصد ریکور ہوا جو کہ اطمینان بخش کارکردگی تھی جبکہ سال 13۔2012 میں ٹارگٹ کا صرف 76 فیصد ریکور ہو سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایکسائز فیس 104 ملین روپے کے خلاف لاہور ہائیکورٹ نے رٹ پٹیشن نمبری 18352/2012 بعنوان پریمئیر کیمیکل انڈسٹریز بنام محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب میں مورخہ 13۔07۔2012 کو سٹے آرڈر جاری کر دیا۔ اگر بیان بالا 104 ملین کی ریکوری ہو جاتی تو ٹارگٹ کا 100 فیصد بلکہ زیادہ ریکوری ہو جاتی تھی۔ سٹے آرڈر ابھی تک چل رہا ہے، تاہم ضلع شیخوپورہ کی سال 13۔2012 کی ریکوری، سال 12۔2011 سے 34 ملین زیادہ ہے۔

(ج) ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لئے محکمہ ایکسائز نے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں:

1- رجسٹریشن کے نظام کو پہلے ہی کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔

2- پانچ بڑے شہروں ملتان، لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں پراپرٹی ٹیکس کو یکم جولائی 2013 سے کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے جو کہ پنجاب کے مجموعی پراپرٹی ٹیکس کا 75 فیصد بنتا ہے نیز موٹر ٹیکس / پراپرٹی ٹیکس کی آن لائن ریکوری کے لئے پنجاب بنک کے ساتھ بات چیت بھی جاری ہے۔

3- رسیدوں کی جانچ پرکھ کے لئے مستقل انٹرنل آڈیٹر تعینات کئے گئے ہیں تاکہ بوگس رسیدوں کے سلسلہ میں چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا جا سکے۔

4- ماہانہ محکمانہ ریکوری کو ضلعی سطح پر محکمہ خزانہ سے تصدیق کیا جاتا ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آفس بھی اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے ریکوری کے اعداد و شمار کو ماہانہ کی بنیاد پر صوبائی سطح پر تصدیق کرواتا ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں انہوں نے کہا کہ 2011-12 میں 92 percent recovery کر لی گئی تھی اور انہوں نے اطمینان بخش کارکردگی کا لفظ use کیا اور 2012-13 میں اسی Premier Chemical Mill نے کورٹ سے stay لے لیا جس کی وجہ سے 104 ملین روپے ان کے باہر رہ گئے اور ان کی recovery میں minus یعنی 76 فیصد ہوئی اب یہ جو Premier Chemical Factory ہے اسی کا ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ذکر کر رہا تھا آیا یہ ہمارے law سے اتنا مضبوط گروپ ہے کہ اس کو سال کے لگ بھگ ہو گیا ہے ابھی کہہ رہے ہیں کہ stay چل رہا ہے یہ ہمارا سسٹم روک کر بیٹھے ہوئے ہیں کیا ہم لوگوں سے زیادہ مضبوط ہیں؟ اگر ہیں تو ضرور legislation کر کے جیسے بھی کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: if it is pending adjudication پھر ہم کیا کریں گے یہ تو بتائیں آپ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے پہلے مجھ سے جو سوال کیا تھا اس کا جواب اس سوال میں آگیا ہے یہ...Premier Chemical

MR SPEAKER: What is the latest position?

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Premier Chemical Mill کے بارے میں جو انہوں نے پچھلے سوال میں پوچھا تھا کہ ان کی Premier Paper Mill جو دوسرا یونٹ ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

گپ شپ کے لئے آپ باہر جا سکتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ جو Premier Paper Mills کا جو دوسرا industrial unit ہے Premier Chemical Mill کیونکہ وہ ہمارا نیا rating area تھا اس لئے جب انہوں نے فیکٹری لگائی تو ہم نے اُس پر ٹیکس لاگو کیا جس پر انہوں نے کورٹ سے سٹے آرڈر لیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں جو پوچھنا چاہتا ہوں وہ مجھے بھی بتائیں۔ بھائی! یہ اب stay میں تو نہیں ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اب ساری distillery اس وقت stay میں ہے یہ distillery میں آتا ہے اور distillery جتنی بھی ہیں وہ اس وقت ساری جو پنجاب میں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ اس میں کیا کر رہے ہیں، comment کیا کر سکتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ ہائی کورٹ میں stay ہے ہم ان سے ہائی کورٹ میں fight کر رہے ہیں کورٹ کا جیسے ہی فیصلہ آئے گا ان سے ہم ٹیکس recovery کر لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس کی پیروی کروائیں۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! آپ ان کی بات کا اندازہ لگالیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی جس کا سوال ہے مجھے پہلے انہیں سننے دیں please this is not good آپ کو میں نے اجازت نہیں دی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! بات تو پھر وہی آگئی انہوں نے stay لیا ہے 2013 کا 2012 سے 2013 میں کہیں انہوں نے stay لیا ہے، پہلے 12-2011 والے میں تو ہوا ہے حالانکہ Premier Chemical Mill جو (ق) لیگ کے دور میں تقریباً 07-2006 میں لگی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: کسی بھی دور میں لگی ہو میری بات سنیں اگر تو یہ کورٹ میں کیس ہے پھر تو آپ کو بھی اس پر insist نہیں کرنا چاہئے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں نہیں کرتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر میں explain کر دوں یہ ہمارے جس طرح rating areas A.B.C.D.E.F.G تک ہوتے ہیں، یہ Premier Company جس وقت انہوں نے بنائی ہے شاید یہ ہمارے اس وقت rating area میں نہیں آتی تھی ہم rating areas ساتھ ساتھ extend کرتے جاتے ہیں جہاں سے ہم نے tax وصول کرنا ہوتا ہے جب یہ ہمارے rating area میں آئے ہم نے ان کو اتنے سالوں کے ٹیکس کا نوٹس بھیجا تو انہوں نے کورٹ میں جا کر اس کے خلاف stay لے لیا اور ہمیں پوری امید ہے کہ اس کا فیصلہ جیسے ہی ہو جائے گا تو یہ ساری recovery محکمہ ایکسائز کو ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، That's good

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر آپ کے تین سوال ہو گئے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! آخری سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! یہ وہی فیکٹری ہے حالانکہ پچھلے دنوں ڈی سی او آفس میں meeting میں تقریباً کوئی چھ ماہ پہلے اس فیکٹری والوں نے کہا کہ ہم نے فیکٹری بند کر دی ہے لیکن فیکٹری دوبارہ چل بھی پڑی ہے اور اس میں 39 افراد بے ہوش ہوئے ابھی چند روز پہلے جس کی ایف آئی آر ڈی سی او، شیخوپورہ نے کروائی اور وہ فیکٹری بدستور اسی طرح ہی stay پر چل رہی ہے کیا اس پر کوئی action ہوگا، کب تک ہوگا یہ ذرا کچھ شفقت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس میں صرف taxation کی مد میں اپنی recovery کے حوالے سے محکمہ ایکسائز کے پاس اختیارات ہیں ہم فیکٹری seal بھی کر سکتے ہیں، ہم فیکٹری کے مالکان کی گرفتاری بھی کر سکتے ہیں اور ٹیکس کی recovery کے لئے جائیداد قرقی بھی کر سکتے ہیں یہ تمام rules موجود ہیں اگر کورٹ سے stay نہ لیا ہو تو پھر؟ ہمارے Excise Department کے یہ rules اس پر لاگو ہوتے ہیں باقی یہ جو دوسری مد میں بات کر رہے

Labour Department یا Police یا District Government دوسرے محکمے اس مد میں وہ ہیں اس کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر: سوال نمبر 1668 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ کے مکانات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1668: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں۔ ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں ان کی تعداد علاقہ وار بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے / اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنے ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔
2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔
3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ۔/12,150 روپے تک ٹیکس۔
4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔
5) ایک سے لے کر پانچ مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے (اے) کیٹیگری۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری (اے) تا (ای) کیٹیگری۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندرداس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال

بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات (اے) کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو لسٹ دی گئی ہے اور (اے) کیٹیگری کے مکانات جہاں جہاں واقع ہیں اس کے اندر مجھے کہیں پر بھی برکی روڈ نظر نہیں آ رہی جبکہ برکی روڈ پر جو نئی سکیمیں بن رہی ہیں اس میں پانچ مرلے کے گھر موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون سی روڈ؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! برکی روڈ پر رہائشی سکیموں میں پانچ مرلے کے گھر موجود ہیں اور اخباری اشتہارات کے مطابق ان کی prices شہر کے مکانات سے زیادہ ہیں تو اس میں برکی روڈ کو include کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پراپرٹی ٹیکس کے حوالے سے کیٹیگریز موجود ہیں جیسے میں نے پہلے بتایا ہے کہ (اے) سے لے کر (جی) تک ہماری کیٹیگریز ہیں اور اس میں ہمارا لاہور شہر (اے) سے لے کر (ای) کیٹیگری تک fall کرتا ہے۔ 02-2001 کے سروے کے مطابق ہم لاہور شہر میں اس وقت (اے) کیٹیگری سے لے کر (ای) کیٹیگری تک ٹیکسیشن وصول کر رہے ہیں جس وقت یہ سروے ہوئے تھے اس وقت برکی روڈ کا ایریا میٹروپولیٹن کی حدود میں نہیں آتا تھا۔ میرے خیال میں اگر وہ ایریا fall کرتا ہوگا تو ہماری (ای) کیٹیگری میں fall کرتا ہوگا۔ معزز ممبر کا سوال (اے) کیٹیگری کے حوالے سے ہے اس لئے برکی روڈ کے بارے میں جو یہ بات کر رہی ہیں میں بالکل ان سے agree کرتا ہوں۔ ہم نے جو ابھی recently سروے complete کیا ہے برکی روڈ کے علاوہ اور ایریاز بھی موجود ہیں۔ پچھلے 12، 13 سال سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اضافہ نہیں ہوا اور یہ ہمارا ایک Provincial Major Head ہے جس سے ہم ریونیو collect کر سکتے ہیں۔ ہم سروے complete کر چکے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یکم جولائی سے نئے پراپرٹی ٹیکس کے ٹیکسیشن ریٹ لے کر

آئیں گے۔ ہم نے اس میں بر کی روڈ بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سارے ایریاز ہیں جیسے رائیونڈ روڈ اور دوسری جگہوں پر بڑی پوش اور elite قسم کی نئی ہاؤسنگ سکیمیں بنی ہیں جہاں پر زمین کی قیمت بہت زیادہ ہے اور وہ luxury کی مد میں آتا ہے۔ ہم ان کے لئے بھی identify special categories کر رہے ہیں تاکہ ہم ان ایریاز سے بہتر طریقے سے اپنی ٹیکس collection کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: لاگو پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*1886: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی (اے) کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں، ان کی تعداد علاقہ وار بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے /اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

1) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔
2) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔
3) معذور افراد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ -/12,150 روپے تک ٹیکس۔
4) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔
5) ایک سے لے کر پانچ مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے (اے) کیٹیگری۔

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری (اے) تا (ای) ہے۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندر داس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علیٰ روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات (اے) کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (د) کے مطابق صوبائی دارالحکومت میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان سے 2013 میں کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ اس معزز ایوان کو پتا ہے کہ (اے) کیٹیگری ہمارے پوش ایریا ہوتے ہیں اور پنجاب کے صرف چار شہر ایسے ہیں جس میں (اے) کیٹیگری fall کرتی ہے تو ہم نے پچھلے بجٹ میں (اے) کیٹیگری میں پانچ مرلہ پر دوبارہ سے ٹیکس لاگو کیا تھا کیونکہ (اے) کیٹیگری میں پانچ مرلہ کی پراپرٹی کی value کافی زیادہ ہوتی ہے۔ اس میں ہمارا ٹارگٹ تقریباً پانچ کروڑ کا تھا اور اس وقت تک ہماری چار کروڑ روپے کے قریب recovery ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ 30- جون تک (اے) کیٹیگری پانچ مرلہ کے حوالے سے ٹیکس کی مد میں پانچ کروڑ روپے ٹارگٹ سے اوپر ہی جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جناب منسٹر صاحب نے جو ابھی جواب دیا ہے اس میں تھوڑی سی confusion ہے جس کی clarification چاہئے۔

جناب سپیکر: ان کی confusion دور کریں۔ جی، بولیں کیا ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور میں (اے) کیٹیگری کے پانچ مرلہ گھر 2194 ہیں اور ان کی پانچ کروڑ روپے recovery بنتی ہے اور جو (اے) کیٹیگری کے نہیں ہیں اور ان پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ اس میں سب سے پہلا سوال نمبر 836 تھا جس میں بتایا گیا ہے کہ راولپنڈی میں پانچ مرلہ کے گھروں پر 14-2013 کے 12 کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلے سوال میں یہ جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سے پہلے سوال نمبر 836 میں یہ جواب دیا گیا ہے تو یہ ذرا clear کر دیں کہ کیا راولپنڈی میں پانچ مرلہ پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ کون سا سوال نمبر تھا، وہ سوال جس سے ہم آگے چلے گئے ہیں؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پہلا سوال جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ لاہور کے اندر جو ٹیکس ہے وہ پانچ کروڑ روپے واجب الادا بنتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ راولپنڈی کے بارے میں تھا اور یہ لاہور کے بارے میں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہی clarify کرنا چاہ رہا ہوں کہ راولپنڈی میں پانچ مرلہ کے گھر اس سے مستثنیٰ ہیں تو کیا وہاں پر پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس لیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ اگر سوال نمبر بتا دیں کہ کون سے سوال سے انہوں نے یہ راولپنڈی کی figure لی ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ پہلا سوال نمبر 836 ہے۔

جناب سپیکر: پہلا کون سا، آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ انہوں نے یہ figure پہلے سوال سے لیا ہے۔ اس میں بالکل یہ mention ہے اور یہ ہمارے ایریاز ہیں کیونکہ 2004 میں پانچ مرلہ گھروں پر ٹیکس۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے ایک لطیفہ یاد آ رہا تھا لیکن میں اب وہ سنانا نہیں چاہتا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ علیحدہ میں مجھے ملیں تو پھر میں آپ کو سناؤں گا۔ جی، منسٹر صاحب فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ پانچ مرلہ یا اس سے کم ایریا کے گھروں پر 2004 میں ٹیکس ختم کیا گیا تھا۔ یہ ہمارے ایریا ہیں جو پانچ مرلہ سے کم کے گھروں کے لوگوں کی طرف ابھی یہ واجب الادا ہیں اور اس میں بہت غریب لوگ ہوتے ہیں۔ (اے) کیٹیگری کے علاوہ اس میں جیسا کہ میں نے بتایا کہ (جی) کیٹیگری تک ہیں تو اس میں ایک مرلہ، دو مرلہ اور تین مرلہ کے گھروں والے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ آپ سے کچھ کہلوانا چاہتے ہیں بس اور کوئی بات نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ میں بات clear ہو جائے گی۔

MR SPEAKER: Let me proceed further.

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! 2013-14 کے بقایا جات۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بقایا جات کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ جو arrears ہیں وہ ہمارے پچھلے سالوں سے چلے آ رہے ہیں، ہم ہر سال اس میں زیادہ سختی نہیں کرتے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں 2013-14 کے بقایا جات کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بھائی! ہر سال یعنی اس سے پچھلا ریکارڈ اٹھائیں گے تو اس میں تھوڑی سی figure زیادہ ہو گی۔ ہم ہر سال میں تھوڑی تھوڑی recovery کر رہے ہیں اور اس پر حکومت پالیسی decision بھی لینا چاہتی ہے کیونکہ اب اس مد میں غریب لوگ رہ

گئے ہیں۔ ہم Chief Minister specially سے request کر رہے ہیں اور ہم نے ان کو سمری بھیجی ہے، یہ 12 کروڑ کی بات کر رہے ہیں overall پنجاب میں اس وقت پانچ مرلے کی مد میں تقریباً 35 کروڑ کے قریب بقایاجات 2004 سے اب تک چلے آ رہے ہیں جو ہم نے اس مد میں recover کرنے ہیں اس لئے ہم اس پر چاہ رہے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب ہمیں کوئی ایسی direction دیں کہ ہم ان غریب لوگوں کو وہ ٹیکس معاف کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت اچھی بات ہے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1888 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے ہوٹلوں و ریسٹورنٹس پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کی تفصیلات

*1888: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی سیلز پر ایکسائز ٹیکس نافذ کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ایسے ریسٹورنٹس کی categorization کی جاتی ہے اور اس categorization کا criteria کیا ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کی سیل پر ایکسائز کے نام سے کوئی ٹیکس نافذ نہ ہے۔ تاہم وہ رہائشی ہوٹلز جو کمرے کرایہ پر دیتے ہیں ان سے کل بلنگ کی رقم کا 8 فیصد بیڈ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے نیز وہ ہوٹلز جن کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے وہاں شراب کی فروخت پر vend fee کے نام سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ شراب کی 750ml بوتل پر 225/- روپے فی بوتل اور بیئر کی 500ml بوتل پر 32 روپے 50 پیسے وینڈ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) Vend Shop اور بیڈ ٹیکس کی وصولی کے لئے کوئی categorization نہ کی جاتی ہے۔ بیان بالا فلیٹ ریٹس کی بنیاد پر ریکوری کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے، جز(الف) کے مطابق لاہور میں کس ہوٹل اور ریسٹورنٹ کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے اور اس لائسنس کی سالانہ فیس کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! جو کچھ ہے ان کو بتائیں کیونکہ میں اس کو repeat نہیں کروں گا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مہربانی کر کے یہ ذرا repeat کر دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز(الف) کے مطابق لاہور میں کس ہوٹل اور ریسٹورنٹ کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے اور اس لائسنس کی سالانہ فیس کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! لاہور میں صرف فائیو سٹار ہوٹلز کے پاس Vend shop ہوتی ہے اور لاہور میں یہ PC Hotel---

جناب سپیکر: بس! آپ اس کو Vend shop تک رہنے دیں اس کو آگے explain نہ کریں کہ Vend shop کیا ہوتی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آگے کافی سوال ہیں اور آج یہ issue کافی explain ہونا ہے۔ اس موضوع پر آگے تین چار سوال آئے ہوئے ہیں۔ تقریباً اس کی Vend fee ڈیڑھ لاکھ ہوتی ہے، لاہور میں چار ہوٹلز ہیں جن میں PC Hotel, Avari Hotel, Ambassador Hotel اور Hospitality Inn جو پہلے Holiday Inn کہلاتا تھا ان چار ہوٹلوں کے پاس اس کا لائسنس ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو چھوڑ دیں اس پر اتنی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ رہنے دیں، آپ کے متعلقہ بات نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: میرے متعلقہ ہے اور نہ آپ کے متعلقہ ہے، آپ اس کو رہنے دیں۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں شراب کے لائسنس دینا جائز ہیں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ یہ کہیں علیحدہ پوچھ لیں۔ اس کے لئے کسی قسم کی گنجائش موجود ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! ہم اس کو چھوڑ کر آگے جا رہے تھے، آپ نے اس کو پکڑ ہی لیا ہے۔ اس سے آپ کو فائدہ کیا ہوگا؟ I don't think.

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس کو رہنے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں لاء بتانے لگا تھا کہ Punjab Provisional Order 1979, (enforcement of Hadd) Ordinance کے تحت ہے۔

جناب سپیکر: کیونکہ ان ہوٹلوں میں foreigners آتے ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2729 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2729: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ راولپنڈی کے تین ہوٹل جن میں پی سی ہوٹل مال روڈ راولپنڈی، فلشمین ہوٹل آف دی مال روڈ راولپنڈی، پی سی ہوٹل بھوربن مری شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے Rule-18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) راولپنڈی BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد انجم لطیف موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS) ایکسائز برانچ راولپنڈی Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری

I-(E&T)E/42-5 مورخہ 2013-08-12 سے تعینات کیا گیا ہے۔آرڈر کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) راولپنڈی میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) راولپنڈی BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP) کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد انجم لطیف موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر---

جناب سپیکر: آپ اس کی اتنی گہرائی میں کیوں جا رہے ہیں آپ کو تو اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری بات ختم ہونے والی ہے ۔ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر OPS ایکسائز برانچ راولپنڈی Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہے اور انہیں آرڈر نمبری 1-(E&T)E/42-5 مورخہ 2013-08-12 سے تعینات کیا گیا ہے آرڈر کا پی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اسے دیکھا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو کا پی ہے، یہ وہی آرڈر نمبر ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے مسٹر سہیل مجید بٹ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر BS-16 پروفیشنل ٹیکس لاہور

> is hereby appointed as an Excise and Taxation Officer in his own pay scale and posted as an ETO Rawalpindi against existing vacancy.

وزیر موصوف اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا یہ سارا لکھا ہوا بھی غلط ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ میرے انتہائی معزز ممبر ہیں اور ہمارے بڑے سینئر ممبر ہیں، میں ان سے کہوں گا کہ یہ آرڈر دوبارہ سے پڑھیں، جب سوال پوچھا گیا تھا اس وقت انجم لطیف ہی وہاں پر تعینات تھا۔

جناب سپیکر: اس میں ان کا قصور نہیں ہے، آپ نے سوال کا جواب جو ایوان کی میز پر رکھا ہے وہ صحیح ہونا چاہئے تھا کیونکہ اس کا جواب تو آپ آج دے رہے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم نے جواب صحیح دیا ہے، 26۔فروری کو سہیل مجید بٹ وہاں پر تعینات ہوا ہے، اس کا آرڈر ان کے پاس موجود ہے، یہ اس کی تاریخ پڑھیں 12۔اگست 2013 کو انجم لطیف وہاں پر تعینات ہوا تھا اور وہ چھ سات مہینے بعد change ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جو لکھا گیا ہے کہ L-2 لائسنس ہولڈر اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔ جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ میری یہ گزارش ہوگی۔۔۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! مجھے پتا ہے کہ آپ کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو پھر کیوں اس پر اپنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ آپ کے سامنے سوال اور جواب موجود ہے، وزیر موصوف اس سلسلے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس معاملے میں جلدی جلدی آگے نکلنا چاہتا ہوں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سارا کچھ آپ کے سامنے ہے اور ریکارڈ بھی آپ کے سامنے ہے، اب اس سے آگے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا آپ ہی اس کا فیصلہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سوال میں جو پوچھا گیا تھا اور یہ جو پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ Vend shops کمپنیوں کو شراب فروخت نہیں کرتیں بلکہ جو individuals اور foreigners ہوتے ہیں، اس کے علاوہ جو لوکل نان مسلم ہوتے ہیں جن کے لائسنس بنے ہوتے ہیں ان کو فروخت کی جاتی ہے، اس کا بھی ایک پورا procedure ہوتا ہے جس کے تحت وہ ان Vend shops سے شراب خرید سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میرے خیال میں "زبان یار من ترکی، من ترکی نمی جانم" مجھے خود سمجھ نہیں آئی میں آپ کو کیا سمجھاؤں؟ شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ---

جناب سپیکر: اب آپ اور کیا پوچھنا چاہتے ہیں اس چیز کو دفعہ کریں، اس پر اب کیا بات کرنی ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ضروری بات پوچھنے والی ہے کہ ہم ہر روز اخبارات میں پڑھتے ہیں، ٹی وی میں دیکھتے ہیں کہ اتنی شراب کی بوتلیں پولیس والوں نے پکڑلی ہیں، وہاں پر محکمہ کے گریڈ سترہ کے آفیسر بھی تعینات ہیں وہ وہاں پر کیا کرتے ہیں؟ ضمنی سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کوئی ایک کیس بھی ان ہوٹلوں کے خلاف درج نہیں کیا۔ شراب تو یہیں سے جارہی ہے، یہ مجھے بتائیں کہ ان کے محکمہ کے بندے وہاں پر کیا کررہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ویسے تو اس پر نیا سوال بنتا ہے لیکن میں معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے excise سے related جو افسران ہوتے ہیں وہ گاہے بگاہے شراب کی مد میں بھی اور دیگر جو نار کوٹکس کے ہیڈ ہیں وہ اس سلسلے میں چھاپے مارتے ہیں اور ان کو پکڑتے ہیں لیکن کارروائی پولیس کرتی ہے۔ اس کے علاوہ میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہاں پاکستان میں سمگل شدہ شراب بہت زیادہ آتی ہے، اس پر بھی ہم چھاپہ ضرور مارتے ہیں مگر زیادہ فیڈرل گورنمنٹ کی domain ہوتی ہے، foreign liquor ان کی domain میں آتا ہے، ہم صرف لوکل کمپنیوں کو دیکھتے ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں نے بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اسی سوال سے متعلقہ ہے؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے جز (ج) کا جو جواب یہاں پر پڑھا گیا ہے کہ شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی تاہم L-2 لائسنس ہولڈرز، ہوٹل ملکی / غیر ملکی اور غیر مسلم پرمٹ ہولڈرز افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میں یہاں پر غیر ملکی کی بات نہیں کروں گا بلکہ میں یہاں پر غیر مسلم کی بات کروں گا کہ غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا جو غیر مسلم لوگوں کو شراب کے پرمٹ دیئے جاتے ہیں اس کا criteria کیا ہے؟

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ملکی اور غیر ملکی یعنی foreigners بھی جو غیر مسلم ہیں ان کو شراب دی جاتی ہے اور اگر کوئی مسلمان foreigner ہے تو اس کو شراب provide نہیں کی جائے گی۔ بہت سارے foreigners جو یہاں پر آتے ہیں، رہتے ہیں انہوں نے permanently غیر مسلم foreigners نے بھی ہم سے لائسنس لئے ہوئے ہیں۔ یہ ہمارا PR-1 اور PR-2 ہوتا ہے، PR-1 لوکل نان مسلم کے لئے ہوتا ہے اور PR-2 foreigner non Muslim جن کو یہ لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میرا سوال وہیں پر، میں نے جو پہلے بات کی ہے کہ پاکستان میں جو غیر ملکی لوگ ہیں ان کو حکومت جو پرمٹ دیتی ہے اس کا criteria کیا ہے، کیا وہ کسی گریڈ کی بنیاد پر دیتی ہے، کیا وہ کسی بہت بڑے آفیسر کو دیتی ہے یا مزدور لوگوں کو دیتی ہے؟ آج کے ایجنڈے پر جو سوالات ہیں ان میں سے بہت سے سوالات اسی topic پر ہیں اور ان میں غیر مسلم کی بات ہو رہی ہے۔ میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان میں جتنے غیر مسلم لوگ رہتے ہیں ان کو شراب کا پرمٹ دینے کا طریق کار کیا ہے؟ یہ بات تو نہیں ہے کہ ہر جگہ ہی یہ کام ہوتا ہے اور sorry to say میں غیر ملکی کی بات نہیں کر رہا بلکہ غیر مسلم پاکستانیوں کی بات کر رہا ہوں۔

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہوں گا کہ یہ ایک لمبی بحث ہے اس میں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹس جو ہیں ان کی علیحدہ علیحدہ سوچ ہے ہم جو پرمٹ جاری کرتے ہیں وہ 1979 کے قانون کے مطابق جاری کرتے ہیں اور اس میں پورا ایک criteria وضع کیا گیا ہے۔ ان کے جو روحانی preachers ہوتے ہیں ان سے ایک certificate لے کر دیتے ہیں، پھر ان کو permit issue کیا جاتا ہے۔ اگر اس پر further بات کرنی ہے تو میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس پر بات کریں، وہ اس معاملے پر مجھ سے بہتر explain کر سکیں گے کیونکہ اس میں مذہبی problem بھی موجود ہے۔

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS AND MINORITIES AFFAIRS (Mr Khalil Tahir Sindhu): Thank you, Mr Speaker! Am I allowed to speak for two minutes?

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس میں ضرورت کیا ہے؟ جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں simple سی بات کروں گا کہ 1979 میں آرٹیکل 16,17 اور آرٹیکل 22---

جناب سپیکر: مجھے منسٹر صاحب کی clarification سننے دیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! aristocrat شراب انڈیا سے آتی تھی جب 1979 میں مرد مومن ضیاء الحق صاحب آئے اور انہوں نے کہا کہ سارا ٹیکس انڈیا لے جاتا ہے اس کا کیا کریں تو انہوں نے اپنے سارے سیکرٹریز کو بلایا اور کہا کہ اقلیتوں کو پرمٹ دے دیئے جائیں جبکہ ہمارے مذہب میں بھی یہ حرام ہے اور یہ کسی جگہ پر بھی جائز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ایسا مذہب نہیں جو اس کو جائز قرار دیتا ہو۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے اس بات کے پرمٹ دے دیئے پھر پرمٹ کا criteria بنایا کہ اس کا ایک فارم بھرا جائے گا اور اس کی باقاعدہ فیس جمع ہو گی اور فیس جمع کروانے کے بعد اسے different categories میں تین چار یا چھ یونٹ شراب دی جاتی ہے۔ یہ صرف غیر مسلموں کو نہیں بلکہ بہت ساری میڈیسن کمپنیز میں بھی use ہوتی ہے اور انہیں بھی ایک فارم کے مطابق شراب دی جاتی ہے۔ میں آپ کی بات سے agree کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات میں نہیں پڑنا چاہئے یہ بڑی عجیب سی بات ہو جائے گی اور جیسے ابھی ہمارے معزز ممبر نے کہا کہ اس کی کمائی کدھر جاتی ہے۔ یہ تو ہمارے بجٹ میں شامل ہے اگر ایسی بات ہے تو ایم پی ایز جس بجٹ سے تنخواہیں لے رہے ہیں اس بجٹ میں بھی اس کی کمائی شامل ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: نہیں۔ اگر آپ اس بارے میں کوئی ضمنی بات کرنا چاہتے ہیں تو میں وہ سننے کو تیار ہوں otherwise extra باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اسلامی ملک ہے، کیا دین اسلام یہاں پر غیر مسلموں کو شراب مہیا کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے سندھو صاحب کی 1979 کی بات نہیں سنی؟ آپ اس کو چھوڑیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ جا کر اسے پڑھ لیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس میں بالکل مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ خلیل طاہر سندھو صاحب نے بھی explain کیا ہے کہ 1979 میں علمائے کرام اور مختلف لوگوں نے بیٹھ کر غیر مسلم کے لئے حدود آرڈیننس بنایا تھا۔ میں تو لاء کی بات کر سکتا ہوں، میں لاء میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا، میں کوئی مفتی نہیں ہوں کہ اس پر فتویٰ دوں یا کوئی بات کروں۔ حکومت نے 1979 میں جو ایک decision لیا تھا ہم اس کے مطابق ٹیکس لیتے ہیں، recovery کرتے ہیں اور اسے خزانے میں جمع کراتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ اب اس پر ضمنی سوال نہیں ہو گا۔ آپ کی مہربانی۔ Let me proceed further.

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! اجازت دینا یا نہ دینا آپ کا کام ہے۔ میں نے بات شروع کی تھی لیکن میں ویسے ہی کھڑا ہوں اور باقی دوستوں نے بات شروع کر دی۔ ابھی وزیر موصوف نے Protestant and Catholic کا فرمایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہاں ایسی کوئی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی میں ایسی تفرقہ بازی کی بات نہیں سنتا not at all آپ تشریف رکھیں۔ میں نہیں سنوں گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ آپ atmosphere خراب نہ کریں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! آپ اس پر پابندی لگا دیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2734 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ Listen carefully.

ضلع لاہور: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2734: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص/افراد/کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیاان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں،ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں/ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی،ان کے خلاف کارروائی کی گئی،ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ لاہور کے چار ہوٹل جن میں پی سی ہوٹل، آواری ہوٹل، ہاسپٹلیٹی ان، ایمبیسیڈر ہوٹل شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی/غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) لاہور BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محمد خالد باجوہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS)، ایکسائز برانچ لاہور vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری I-(E&T)E/42-5 مورخہ یکم اکتوبر 2012 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لاہور میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز(د) میں سرکاری افسر کے نام کا جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی پچھلے سوال کی طرح ایوان کی میز پر غلط جواب رکھا گیا ہے۔ ایوان کی میز پر جو جواب رکھا گیا ہے اس میں اور افسر ہیں اور یہاں پر افسر کا اور نام ہے۔ خدا کے لئے یہ اپنے محکموں کے آوے درست کریں۔

جناب سپیکر: یہ پانچ چھ سوال اسی سے متعلقہ ہیں اور تمام کا جواب اسی طرح کا ہی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب آپ کہیں کی اینٹ کہیں لگائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اینٹ جہاں کی ہے وہیں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے جواب تو دینا ہے لیکن سب نے یہی سوال کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب گریڈ 16 کا افسر گریڈ 17 یا 18 میں لگایا جائے گا تو کیا وہ اپنا کام صحیح طریقے سے کرے گا؟ جواب دیا گیا ہے کہ مختلف ہوٹلوں اور مختلف افراد کو پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا حکومت نے کبھی کوئی ایسا لائحہ عمل بنایا ہے یا کبھی اس پر غور کیا ہے کہ اس پرمٹ کا جو misuse ہوتا ہے مثال کے طور پر اگر پرمٹ میرے نام issue ہوا ہے تو میں اسے آگے کئی ہاتھوں میں sale کروں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایسی مثال نہ ہی دیں۔ آپ اپنے ذمے کیوں لیتے ہیں، ہم یہ کیوں فرض کریں کہ آپ نے پرمٹ لے لیا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! چلیں میں کسی کا بھی کہہ دیتی ہوں کہ جو پرمٹ ایک شخص یا ایک کمپنی کو جاری کیا جاتا ہے اس پرمٹ کا misuse ہوتا ہے اور اسے کئی ہاتھوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس misuse کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے اور حکومت نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ اس کا تدارک کیسے کیا جا سکتا ہے؟ وہ پرمٹ کئی ہاتھوں میں فروخت ہوتا ہے اور اس کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے جس وجہ سے شراب فروشی کو تقویت مل رہی ہے اور بہت زیادہ عام ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پرمٹ misuse کیا جا رہا ہے اس کے تدارک کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کی جو پہلی بات ہے میں اس حوالے سے بتانا چاہتا ہوں کہ جب یہاں پر جواب جمع کرایا گیا تھا اس وقت وہاں پر محمد خالد باجوہ تعینات تھے اب اسی مہینے کی 3 تاریخ کو مظفر قیوم ETO ایکسائز کو تعینات کیا گیا ہے اور آرڈرز کی کاپی بھی ایوان کی میز پر رکھی گئی تھی شاید وہ کاپی معزز ممبر کو نہ ملی ہو۔ محترمہ نے جو دوسری بات کی ہے میں اس سلسلے میں پھر وہی کہوں گا کہ کسی کمپنی کو شراب کا لائسنس نہیں دیا جاتا۔ جیسے ابھی منسٹر صاحب نے بھی بات کی کہ کمپنیز مختلف rectified اور spirit Methylated اور الکوحل کچھ انڈسٹریل use میں آتی ہے کچھ ہومیوپیتھک میں use ہوتی ہے، فرنیچر اور پینٹ انڈسٹری میں بھی spirit use ہوتی ہیں اس لئے کمپنیز اس مد میں آتی ہیں۔ میں نے پہلے بھی explain کیا کہ پاکستانی غیر مسلم اور foreigner non Muslims کو شراب کا لائسنس دیا جاتا ہے اور ان کا ایک کوٹا fix کیا جاتا ہے اور وہ اس کوٹے کے مطابق شراب لیتے ہیں پھر انہوں نے کوٹے کے بارے میں پوچھا اس سلسلے میں عرض ہے کہ مہینے میں زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ کا کوٹا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! چونکہ میں اس محکمے کا وزیر ہوں اور میں نے جواب دینا ہے اس لئے اس کی ساری تفصیلات میرے پاس ہیں۔ چھ یونٹ کا مطلب چھ bottles ہیں وہ چھ بوتلیں ماہانہ لے سکتے ہیں۔ جس کی جتنی استطاعت ہے اس کے مطابق کوئی ایک بوتل لیتا ہے کوئی دو لیتا ہے اور کوئی چھ بھی لیتا ہے۔ محترمہ نے بات کی ہے کہ کئی لوگ آگے فروخت کرتے ہیں ہم اس سلسلے میں چھاپے مارتے رہتے ہیں۔ لاہور میں صرف چار جگہوں پر شراب فروخت ہوتی ہے اس کے علاوہ دو تین شہر ہیں جہاں Wine shops ہیں ہم اس سارے سسٹم کو computerized کر رہے ہیں اس سے زیادہ بہتری ہو جائے گی اور جو لوگ اپنا لائسنس آگے ٹرانسفر کرتے ہیں یا کسی کو دیتے ہیں تو وہ نہیں ہو سکے گا۔ پورے پنجاب میں صرف چند ہزار لوگ ہیں۔ اگر کوئی کوٹا لے کر فروخت کر رہا ہو اور ہم اسے پکڑ لیتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اور زیادہ سختی کر دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ان پر سختی کی جاتی ہے اور ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ میرے پاس ایف آئی آرز کی کاپیاں بھی ہیں اگر معزز ممبر کہیں تو میں ان کو دکھا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس پر پوری طرح توجہ دیں تاکہ یہ misuse نہ ہو۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں ادھر سے ضمنی سوال لے لوں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جی۔

جناب سپیکر: جی، ذوالفقار غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا کہ مہینے میں شراب کی چھ بوتلیں دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! چھ بوتلوں کی بات ہوئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو چھ یونٹ کا پرمٹ دیا جاتا ہے کیا ان کی اتنی استطاعت ہوتی ہے یا اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ یہ چھ بوتلیں خرید سکیں؟ محترمہ نے جو بات کی ہے میں بالکل اس سے agree ہوں کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں اور وہ اپنے پرمٹ آگے بیچتے ہیں اور یہی سب سے بڑی قباحت ہے۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ ہم چھاپے مارتے ہیں، پکڑتے ہیں۔ جو پکڑے بھی جاتے ہیں تو پولیس ان سے پیسے لے کر انہیں چھوڑ دیتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کے لئے قانون کو سخت کیا جائے تاکہ یہ کام ہو ہی نہ۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ میں نے پہلے ہی آپ کی نمائندگی کر دی ہے کہ اس پر مزید سختی کی جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! سالانہ چھ سو روپے پرمٹ فیس ہے۔ لوگ استطاعت کے مطابق خریدتے ہیں۔ اگر کوئی ایک خرید سکتا ہے تو ایک لے اور دو کی استطاعت رکھتا ہے تو دو خرید لے لیکن ایک پرمٹ ہولڈر شراب کی maximum چھ بوتلیں خرید سکتا ہے۔ پرمٹ ہولڈر کو ہم روک نہیں سکتے اور پھر ہم یہ کیسے judge کریں کہ اس کی آمدنی کتنی ہے؟

بہر حال اگر کوئی غیر قانونی شراب فروخت کرتا ہے تو اسے ضرور پکڑتے ہیں۔اب آپ کے حکم کے مطابق ہم اس کی monitoring مزید بہتر کریں گے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: .No point of order آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے کوئی اختلافی بات نہیں کرنی۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2736---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میاں محمد رفیق صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں اس لئے یہ سوال ان کو کر لینے دیں۔ میاں صاحب! سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2736 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے محترمہ نبیلہ حاکم علی خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: ہوٹلوں کو شراب کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2736: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی،ان کے خلاف کارروائی کی گئی،ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ صرف ایک ہوٹل رمادا ہے جس کو غیر مسلموں کو پرمٹ پر شراب فروخت کرنے کا لائسنس (L-2(Retail دیا گیا ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) ملتان BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ملک جلیل الرحمٰن موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ ملتان vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری E(E&T)-I/42-5 مورخہ 13-09-16 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ملتان میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پچھلے کئی سوالات اور اس موجودہ سوال کے جز (ج) میں یہ ذکر آیا ہے کہ جن ہوٹلوں کو L-2 کا لائسنس ملا ہوا ہے وہ Vend Shop پر شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب بنانے والے ادارے شراب تیار اور فروخت کرتے ہیں تو ان کے پاس کون سا لائسنس ہے اور اس کی فیس کیا ہے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کو اس میں اتنی بے چینی کیوں ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اس کے جواب میں مرزا غالب کا ایک شعر پڑھنا چاہوں گا۔ آپ پہلے منسٹر صاحب سے جواب لے لیں اس کے بعد پھر مجھ سے شعر سُن لیجئے گا کیونکہ مجھے بے چینی شعر سُنانے کی ہے۔ شعر کی آمد ہوئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، منسٹر صاحب کا جواب سُن لیں پھر آپ شعر بھی سنا لیجئے گا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ میاں صاحب اپنے ضمنی سوال کو repeat کر دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جن ہوٹلوں کو L-2 کا لائسنس ملا ہوا ہے وہ Vend Shop پر شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو شراب ساز ادارے ہیں وہ شراب تیار کرتے ہیں اور فروخت بھی کرتے ہیں تو اُن کے پاس کون سا لائسنس ہے اور اس کی فیس کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ Vend Shop کا لائسنس L-2 ہوتا ہے جبکہ جو ادارے شراب کی manufacturing کرتے ہیں ان کا لائسنس L-1 اور L-3 ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے محترم میاں رفیق صاحب کو اس میں بہت زیادہ مداخلت کی ضرورت پیش آ رہی ہے لیکن مجھے علم نہیں کہ Vend کیا ہوتا ہے؟ .I have never seen this منسٹر صاحب! آپ اس کو جلدی جلدی wind up کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! بہتر ہے۔ دوسرا انہوں نے اس لائسنس کی فیس پوچھی تھی تو اس کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا شراب تیار کرنے کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی لائسنس فیس ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ لائسنس L-1, L-2 اور L-3 تینوں کی فیس ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ ہے۔ اس کے علاوہ شراب manufacture کرنے والے ادارے سے per unit کے حساب سے ایکسائز ڈیوٹی بھی charge کی جاتی ہے۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو میں انہیں اس کی تفصیل سے آگاہ کر دوں گا۔ میاں صاحب ہمارے سینئر ساتھی ہیں اور اگر یہ چاہتے ہیں تو ہم ان کو Murree Brewery کا visit بھی کروا دیتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: منسٹر صاحب! میں ضرور visit کروں گا۔ آپ مجھے visit کروائیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو ایسا مشورہ نہیں دے سکتا۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ حکم دیں تو ہم ان کو Murree Brewery کا visit کرا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ایسا حکم نہیں دیتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں شعر پیش کروں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ہمارے بزرگ ہیں اس لئے ہم انکار نہیں کر سکتے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ مجھے یہ موقع عنایت فرما رہے ہیں۔ مرزا غالب اردو ادب کے classical شاعر ہوئے ہیں۔ اسی موضوع پر ان کا ایک بڑا خوبصورت شعر ہے۔ مرزا غالب صاحب نے فرمایا ہے کہ:

گو ہاتھ کو جُنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

جناب سپیکر: آپ ایسی باتیں کرتے ہیں اللہ ہی خیر کرے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب سپیکر: میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ وہ آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: آپ دیکھ لیں اگر آپ اجازت دیں تو میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جی، ہاں میں اسی سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں۔

شیخ علاؤالدین: شاید میں یہ سوال نہ کرتا لیکن پچھلے تیس منٹ اس پر بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جس پر میں اور آپ کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔آگے آپ کی مرضی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو حقائق ہیں ان پر پردہ نہ ڈالیں۔شراب اس ملک میں ایک حقیقت ہے۔آپ پچھلے پون گھنٹے سے سب کو یہی کہہ رہے ہیں کہ اس کا ذکر نہ کریں اور آپ صحیح کہہ رہے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور شراب ہمارے revenue کا بھی حصہ ہے۔اب میں جو بات کرنا چاہتا ہوں وہ سُن لیجئے۔

جناب سپیکر: جی، سُنائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ Murree Brewery single source نہیں ہے۔محکمہ یا منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں وہ درست نہیں کیونکہ Murree Brewery availability of wine کا single source نہیں ہے۔غیر ملکی سفارت خانوں اور بارڈر کے ذریعے غیر قانونی ذرائع سے سمگل شدہ شراب بھی یہاں پر فروخت کی جاتی ہے۔حکومت کا اس کے خلاف کارروائی کرنے اور اس کے تدارک کے لئے کیا ارادہ ہے؟ تمام سفارت خانوں میں تو نہیں لیکن زیادہ تر سفارت خانوں میں شراب کا کام ہوتا ہے اور اسی طرح بارڈر سے بھی شراب آتی ہے۔حکومت پنجاب کا محکمہ ایکسائز Murree Brewery کے لائسنس ہولڈروں کو غیر قانونی طور پر شراب فروخت کرنے پر پکڑ سکتا ہے لیکن ان غیر ملکی سفارت خانوں کے لوگوں کو کون پکڑ سکتا ہے جن کی گاڑیوں پر CD نمبر والی نمبر پلیٹس لگی ہوتی ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے پہلے بات کر چکا ہوں شاید شیخ علاؤالدین صاحب اس وقت ایوان میں موجود نہ تھے۔یہ وفاقی محکمہ ایکسائز کی domain ہے۔ایف بی آر کا کسٹم ڈیپارٹمنٹ سمگل شدہ شراب کے معاملات کو دیکھتا ہے۔اسی طرح سفارت خانوں کا کوئی آدمی شراب فروخت کرتا ہے تو اس کو بھی وفاقی محکمہ ایکسائز پکڑتا ہے۔ہاں اگر صوبہ پنجاب کے کسی علاقے میں ایسا ہو تو ہم چھاپہ مار کر اس کو پکڑ سکتے ہیں۔وفاقی domain میں صوبائی محکمہ ایکسائز نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔میرے خیال میں اب آگے بڑھتے ہیں۔اگلا سوال بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال ڈاکٹر مراد

راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2761 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2761: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایکسائز و ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں کس کس گریڈ میں کون کون سے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر نہیں تو مذکورہ آفس میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات رہنے والے ملازمین کو حکومت فوری یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ میں کام کرنے والے ملازمین کس کس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) ان ملازمین کی تعلیم، عہدہ اور گریڈ سے بھی آگاہ فرمائیں۔ ان ملازمین کے تعلیمی سرٹیفکیٹ کی تصدیق کروائی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی کاپی ایوان میں پیش کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی ملازم کا ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعیناتی غیر قانونی نہ ہے اور کسی ایسے ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت موصول ہو تو کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ البتہ تین سال سے زائد عرصہ تعیناتی کی بابت محکمہ جو پالیسی وضع کرے گا اس پر دفتر ہذا عمل کرے گا۔

(ج) موٹر برانچ میں کام کرنے والے تمام اہلکاروں کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ صرف موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی محمد رضوان الحق کا تعلق ضلع چنیوٹ سے ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے سوال یہ ہے کہ کیا کسی سرکاری ملازم کی ایک جگہ پر تین سال تک تعیناتی حکومت پنجاب کی پالیسی نہیں ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ ایکسائز میں یہ compulsory نہیں کہ کوئی آفیسر لازماً تین سال تک ایک ہی جگہ پر تعینات رہے گا۔ اسے تین سال سے پہلے بھی تبدیل کیا جا سکتا ہے اور کئی لوگ اچھی recovery کرنے کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک بھی تعینات رہ سکتے ہیں۔ ہمارا محکمہ آبکاری و محصولات پنجاب کا major recovery کا محکمہ ہے۔ اس محکمہ میں بعض آفیسر ایک ہی جگہ پر تین سال سے زیادہ عرصہ تک بھی تعینات رہتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اپنا سوال rephrase کرتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت پنجاب کی پالیسوں پر عملدرآمد کرنا محکمہ ایکسائز کے ambit میں نہیں آتا؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسی کون سی qualification ہے کہ جس کی وجہ سے ایک ملازم تین سال سے زیادہ عرصہ ایک ہی جگہ پر تعینات رہتا ہے اور حکومت کی واضح پالیسی کے باوجود بھی اس کو وہاں سے تبدیل نہیں کیا جاتا، اس کا criteria and merit کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے محکمہ میں یہ compulsory نہیں ہے کہ ہمارا ایک آفیسر ایک ہی جگہ پر تین سال تک تعینات رہے گا، تین سال سے پہلے بھی transfers ہوتی ہیں اور چونکہ ہمارا محکمہ recovery کے حوالہ سے پنجاب کا سب سے major محکمہ ہے تو recovery کے حوالہ سے جن افسران کی performance اچھی ہوتی ہے ہم انہیں تین سال سے زیادہ عرصہ بھی اُن سیٹوں پر تعینات رکھتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں دوبارہ اپنا سوال دہراتی ہوں۔ حکومت پنجاب کی پالیسیوں پر عملدرآمد کرنا کیا محکمہ ایکسائز کے ambit میں نہیں آتا اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسی کون سی qualification ہے کہ ایک ملازم یا آفیسر کو حکومت پنجاب کی پالیسی کے باوجود تین سال کے بعد بھی وہاں سے transfer نہیں کیا جاتا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! حکومت پنجاب کے باقی محکموں میں بھی کوئی ایسا نہیں ہوتا کہ ایک شخص تین سال سے زیادہ عرصہ ایک جگہ پر نہیں رہ سکتا۔ میں نے تو ابھی تک as such ایسا نہیں دیکھا اگر انہوں نے حکومت پنجاب کی کوئی policy in writing دیکھی ہے تو مجھے دکھائیں تو پھر ہم اُس پر غور کر لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب policy statement دے رہے ہیں کہ حکومت پنجاب کی ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ کسی ملازم کا ایک جگہ پر کام کرنے کا زیادہ سے زیادہ عرصہ تین سال کا ہو سکتا ہے۔ مجھے صرف ہاں یا نہ میں جواب دے دیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہمارا محکمہ recovery based ہے اور ہمارا جونیئر سٹاف area based recruit ہوتا ہے جیسے ضلع وار لاہور، قصور، شیخوپورہ یا ننکانہ ہے تو وہ پورا عرصہ ملازمت اُسی ضلع کے مختلف دفاتر میں گزارتے ہیں۔ جہاں تک ہمارے گزٹیڈ آفیسرز کا تعلق ہے تو اُن کی transfers ہوتی ہیں مگر اس میں بھی as such کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جو اب تک میں نے دیکھی ہو کہ کوئی ملازم یا آفیسر تین سال سے زیادہ ایک سیٹ پر نہیں رہ سکتا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2762 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ملازمین کے خلاف ہونے والی انکوائریوں کی تفصیلات

*2762: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر کے کس کس ملازم کے خلاف کرپشن کی بناء پر انکوائریاں کی گئیں؟

(ج) یہ انکوائریاں کس کس اتھارٹی نے کیں اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا سزا دی گئی ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ کے اہلکاران نے کرپشن کو فروغ دینے کے لئے دفتر کے باہر اپنے ایجنٹ بٹھائے ہوئے ہیں جن کی آشیر باد کے بغیر کسی شریف شہری کا جائز کام بھی نہیں ہوتا؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ دفتر کے کرپٹ اہلکاران سے شہریوں کی جان چھڑوانے کے لئے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کے بارے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت مندرجہ ذیل افراد کے خلاف انکوائری چل رہی ہے۔

1۔ سید حبیب عالم اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (حال تعینات لاہور)
2۔ طفیل محمد بھنڈر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات ڈسکہ)
3۔ ظہیر اختر بٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)
4۔ بشارت علی ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات راولپنڈی)
5۔ عبدالماجد جونیئر کلرک (حال تعینات ڈسکہ)
6۔ نوید اختر ڈیٹا انٹری آپریٹر، گوجرانوالہ
7۔ محمد مبارک ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات میانوالی)
8۔ احسان علی جونیئر کلرک (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)

ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ اینڈ آڈٹ نے نومبر 2012 میں موٹر برانچ گوجرانوالہ کے لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس کا آڈٹ کیا اور گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس، انکم ٹیکس و پروفیشنل ٹیکس کی مد میں تقریباً 27 لاکھ روپے کی بے قاعدگیاں نوٹ کی گئیں۔ نتیجہ کے طور پر مندرجہ بالا افسران و اہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائری بمطابق آرڈر نمبر GWL/E(E&T)–I/Aduit مورخہ جولائی 2013 شروع کر دی گئی جو تا حال جاری ہے اور ڈائریکٹر ایکسائز و ٹیکسیشن ریجن (سی) لاہور انکوائری آفیسر مقرر ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں دفتر ہذا کے مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر انکوائریاں کی گئیں۔

1۔ محمد اختر سالک، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر:اس اہلکار کے خلاف آرڈر نمبری E/1335 مورخہ 2009-06-16 کے بذریعہ انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے مبلغ 35ہزار روپے رشوت لی اور اس کے خلاف عوام الناس کے ساتھ بدتمیزی پر مقدمہ درج ہوا۔البتہ محکمانہ انکوائری میں الزامات ثابت نہ ہونے پر مذکورہ ملازم کو بذریعہ آرڈر نمبری E/2378 مورخہ 2009-09-16 کو بری کردیا گیا۔آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ امجد اقبال چٹھہ سینئر کلرک:اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/1274 مورخہ 2009-06-02 انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے ایک گاڑی نمبری LEG-4102 کی ملکیت ٹرانسفر کروانے کے لئے مبلغ 6000 روپے غیر قانونی طور پر وصول کئے۔اس پر حکومتی رقم کے غبن کا الزام نہ تھا۔اس کی پانچ سالہ سروس ضبط کی گئی بذریعہ آرڈر نمبری ESH/3901 مورخہ 2012-11-23 آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ یوسف جیمز، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS): اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/2120 مورخہ 2009-08-19 انکوائری کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے بجلی اور ٹیلی فون کے سرکاری بل جن کی رقم مبلغ ایک لاکھ 24ہزار تھی خورد بُرد کرلی۔اس اہلکار کی بذریعہ آرڈر نمبری E/1354 مورخہ 2010-06-29 دو سال کی سروس ضبط کی گئی۔ جہاں تک سرکاری رقوم کا تعلق ہے اہلکار نے دوران انکوائری وہ رقوم داخل خزانہ سرکار کرا دی تھی۔یہ اہلکار مورخہ 2011-12-10 کو فوت ہو چکا ہے۔کاپی آرڈر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ رانا سیف اللہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS) اور قاسم بھٹی (نائب قاصد):ان دونوں اہلکاروں کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری E/2048 مورخہ 2010-11-04 انکوائری شروع کی گئی۔ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ایک شخص سے 10ہزار روپے رشوت وصول کی اور انٹی کرپشن میں مقدمہ نمبری 2010/02 درج ہوا۔بذریعہ آرڈر نمبری ESH/156 مورخہ 2013-01-21 کو رانا سیف کو عدم ثبوت پر بری کردیا گیا جبکہ قاسم بھٹی نائب قاصد کی پانچ سال کی سروس ضبط کی گئی۔

5۔ رانا خالد (جونیئر کلرک):اس اہلکار کے خلاف بذریعہ آرڈر نمبری Estt/3213 مورخہ 2012-09-08 کو انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے 21 گاڑیوں کی مد

میں ایک لاکھ 4 ہزار روپے کے ٹیکس کا غبن کیا۔ اس کو بذریعہ آرڈر نمبری Estt/4193 مورخہ 2012-12-31 جبری ریٹائر منٹ کی سزا کے ساتھ ساتھ حکومتی نقصان پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سابقہ اہلکار نے تمام واجبات محکمہ ہذا کے ابھی ادا کرنے ہیں۔ اس نے پنشن اور دوسرے واجبات وصول کرنے کے لئے ابھی درخواست جمع نہ کرائی ہے جونہی پنشن کی درخواست / کاغذات وصول ہوئے ریکوری کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) انکوائریاں ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، گوجرانوالہ نے کیں جو مجاز اتھارٹی ہیں۔ ان ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی اور حسب ذیل سزا دی گئی۔

1۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام
2۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام
3۔ امجد اقبال چٹھہ انسپکٹر (OPS) 5 سال کی سروس ضبط کی گئی
4۔ یوسف جیمز انسپکٹر (OPS) 2 سال کی سروس ضبط کی گئی (فوت شدہ)
5۔ رانا سیف اللہ J/C بری الزام
6۔ قاسم علی بھٹی نائب قاصد 5 سال کی سروس ضبط کی گئی
7۔ محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) دو سال کی سالانہ ترقی روک دی گئی
8۔ رانا محمد خالد J/C ۔/1,04,290 روپے ریکوری جمع کروانے کا حکم دیا گیا اور جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

(د) گوجرانوالہ موٹر برانچ کے اہلکاران نے دفتر ایکسائز کے باہر کوئی ایجنٹ نہ بٹھایا ہے۔ موٹر برانچ میں تمام قسم کی گاڑیوں کی رجسٹریشن و دوسرے کاموں کے لئے ون ونڈو آپریشن جاری ہے۔ تمام لوگ جو اپنے کاموں سے موٹر برانچ میں آتے ہیں انہیں خوش اسلوبی سے سنا جاتا ہے اور ان کے مسائل کے حل کے لئے تمام سٹاف ہمہ وقت تیار ہوتا ہے۔ تمام فیسوں کے ریٹ آویزاں ہیں اور بورڈ لگائے گئے ہیں کہ کوئی آدمی کسی ایجنٹ کے ذریعے کام نہ کرائے بلکہ سرکاری اہلکار سے رابطہ کرے موٹر برانچ میں الیکٹرونکس ٹوکن کا سسٹم بھی لگایا گیا ہے اور ادا شدہ فیس کی کمپیوٹرائزڈ رسید جاری کی جاتی ہے اور ادا شدہ رقم کی تصدیق کے لئے SMS سروس بھی شروع کی گئی ہے تاکہ لوگ خود فائلیں جمع کرائیں اور اپنی فائلوں اور رقوم کو محفوظ بنائیں۔

(ہ) دفتر ایکسائز گوجرانوالہ میں کرپشن نہ ہے تاہم حفاظتی اقدامات کے تحت مذکورہ دفتر میں کرپشن کی روک تھام کے لئے تمام اہلکاروں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور ہر ماہ ان کو ایک برانچ سے دوسری برانچ میں شفٹ کیا جاتا ہے بذریعہ ڈیوٹی روسٹر۔ واضح ثبوت ملنے کے بعد

ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے اور سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ جز(ج) کے جواب میں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کن کن آفیسرز کے خلاف inquiries چل رہی ہیں؟ جولائی 2013 سے ایک inquiry pending ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ محکمہ کے پاس inquiry complete کرنے کا کوئی time frame بھی ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر آبکاری و محصولات!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! life time token tax کے حوالے سے کچھ افسران کے خلاف شکایات موصول ہوئی تھیں اور اُس میں کافی سارے لوگ involve تھے تو ہمارے ڈائریکٹر صاحب وہ inquiry کر رہے ہیں البتہ inquiry کا as such کوئی time frame نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اپنی inquiry complete کر کے D.G. Excise کو بھجوادی ہے اور میرا خیال ہے کہ اسی مہینے میں D.G. Excise اُس پر اپنا فیصلہ کر دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز(د) کے جواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے تو وزیر موصوف مجھے صرف یہ بتا دیں کہ انہوں نے کبھی اس برانچ کا visit کیا ہے اور محکمہ نے اس کا جو جواب دیا ہے کیا وہ اس سے satisfied ہیں کہ وہاں پر واقعی یہ situation ہے کہ وہاں پر کوئی ایجنٹ مافیا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں محکمہ کی طرف سے دیئے گئے اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

MR SPEAKER: Question Hour is over now.

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

راولپنڈی: پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ڈیڑھ ارب روپے کی وصولی کا معاملہ

*836: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات ہیں کیا حکومت ان بقایا جات کی وصولی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

یہ درست نہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات ہیں۔ راولپنڈی میں سال 14-2013 میں بقایا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ راولپنڈی میں کل بقایا جات پراپرٹی ٹیکس تقریباً 414 ملین۔ /413,910,102 روپے ہیں۔

2۔ ان میں سے 227.5 ملین بقایا جات کے خلاف مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی جاری ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے ان کی وصولی رکی ہوئی ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3۔ باقی 187 ملین کی وصولی کے لئے کوشش جاری ہے۔ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے وصولی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں جن میں باقی نادہندگان کی گرفتاری، جائیداد کی تالہ بندی وغیرہ شامل ہے۔ تاہم ان میں تقریباً 120 ملین -/20,822,672 روپے پانچ مرلہ پراپرٹی یونٹس کے ذمہ ہے۔ یہ ریکوری چونکہ غریب طبقہ سے کرنی ہے لہذا اس کی وصولی کی رفتار سست ہے۔ جہاں تک ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے تو چودہ اہلکاران کو مختلف قسم کی سزائیں دے چکا ہے۔ جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چکوال: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*837: محترمہ زیب النساء اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 13-2012 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع چکوال میں موٹر برانچ میں کل چھ ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں۔

1	چودھری تنویر الحق	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی / ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
2	سید مشتاق شاہ	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
3	افتخار احمد	انسپکٹر (ایڈیشنل چارج)
4	محمد سرفراز	موٹر ٹیکسیشن کلرک
5	فاتک سلیم	موٹر ٹیکسیشن کلرک
6	ارشد سلیم	ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ب) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں 13۔2012 میں کل آمدنی -/54192301 ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں 11694 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	پرائیویٹ گاڑیاں سائیکل	=	10229
	رکشا		800
	موٹر کار		15
2	گورنمنٹ گاڑیاں (CHG)	=	9
3	سیمی گورنمنٹ گاڑیاں (CHJ)	=	33
4	کمرشل وزرعی ٹریکٹر (CHS)	=	608
	ٹوٹل	=	11694

(د) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں جعلی کاغذات پر کوئی گاڑی بھی رجسٹرڈ نہ ہوئی۔

گوجرانوالہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*1437: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا، کم از کم کتنے رقبہ کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرانوالہ شہر کے کتنے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا اور جن پلازوں سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا، ان پلازوں کے نام، مالکان کے نام اور مقام بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ۔/761,568,648 روپے وصول کئے، نیز یہ کہ پانچ مرلہ تک مکانات پر ٹیکس معاف ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرانوالہ شہر کے 21 پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ ۔/106,323,18 روپے وصول کئے گئے، تفصیل ریکوری جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ کے دو پلازے (ٹرسٹ پلازہ جی ٹی روڈ، جی ڈی اے پلازہ گوندلانوالہ پھاٹک) ایسے ہیں جن کے ذمہ مبلغ ۔/309,184,64 روپے پراپرٹی ٹیکس واجب الادا ہے اور عدالت جناب منصور احمد خان، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرانوالہ میں کیس ہونے کی وجہ سے ان دو پلازوں سے وصولی نہ ہو سکی جس میں آئندہ تاریخ سماعت 2013-10-14 ہے۔

ضلع لاہور: شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2403: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں 2013 میں شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈر کی کل تعداد کیا تھی اور 2013 میں کتنے مزید پرمٹ منظور کئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 90 فیصد غیر مسلم پرمٹ ہولڈر شراب حاصل کر کے مسلمانوں کو فروخت کر دیتے ہیں، پرمٹ دینے کا کیا طریق کار ہے، کیا یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرمٹ کے لئے درخواست دینے والا اتنی مالی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اتنی مہنگی شراب خود خرید اور استعمال کر سکے اور محکمہ نے پرمٹ ہولڈر کے شراب کو آگے فروخت (resale) کرنے کے سدباب کا کیا اہتمام کیا ہے؟

(ج) مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب کو شراب کی فروخت پر کتنی آمدنی ٹیکس کی مد میں موصول ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2013 تا 31۔ دسمبر 2013 تک 12177 PR-1 اور PR-2 پرمٹ جاری کئے گئے اور ان میں 1226 نئے پرمٹ شامل ہوئے۔

(ب) ایسی کوئی بات محکمہ کے علم میں نہ ہے۔ شراب صرف ملکی و غیر ملکی غیر مسلموں کو Punjab Prohibition(Enforcement of Hadd) Order,1979 کے تحت برائے ذاتی استعمال جاری کی جاتی ہے۔ شراب کی آگے فروخت کے سد باب کے لئے متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ ہر پرمٹ ہولڈر زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ ماہانہ حاصل کر سکتا ہے۔ پرمٹ کے ناجائز استعمال کی صورت میں پرمٹ منسوخ کرنے کے علاوہ تادیبی کارروائی بھی کی جا سکتی ہے۔

(ج) مالی سال 13۔2012 میں حکومت پنجاب کو ضلع لاہور میں شراب کی فروخت سے vend fee کی صورت میں صرف 665.567 ملین روپے موصول ہوئے جبکہ پورے پنجاب سے شراب کی فروخت سے 964 ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔

لاہور: پراپرٹی ٹیکس کا سروے و دیگر تفصیلات

*2404: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور شہر کا سروے کب کیا گیا تھا شہر کو ٹیکس سروے کے مطابق مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کرنے کے لئے کیا اصول و ضوابط ہیں، آئندہ کب سروے ہو گا اور یہ سروے کن مقاصد کے لئے کتنے عرصہ کے لئے کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا پراپرٹی ٹیکس کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے، کیا محکمہ پراپرٹی مالک کو جس کا اندراج ان کے پاس ہو اسے پراپرٹی ٹیکس نمبر اور محکمانہ ریکارڈ کے مطابق پراپرٹی نمبر کا کارڈ جاری کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص و وصولی 02-2001 میں کئے گئے سروے کی بنیاد پر کی جارہی ہے تاہم سروے 2013 تکمیل کے مراحل میں ہے۔ سروے کی بنیاد پر پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص و وصولی کا ریکارڈ عموماً پانچ سال کے لئے مرتب کیا جاتا ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے لئے کیٹیگریز کی تقسیم آبادیوں کی اوسط کرایہ داری کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ب) 2013 میں کئے گئے سروے میں پانچ بڑے اضلاع (راولپنڈی، گوجرانوالہ، لاہور، ملتان، فیصل آباد) کا پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ اربن یونٹ کی مدد سے کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔ سروے جو کہ تکمیل کے مراحل میں ہے اگر گورنمنٹ اس کی منظوری دے دیتی ہے تو پراپرٹی مالک اپنی پراپرٹی کا نمبر اور اندراجات کی کمپیوٹرائزڈ نقل جب چاہے لے سکے گا۔

ضلع لاہور: گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے دفاتر کی تفصیلات

*2718: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیرآبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کو گاڑیوں کی کیپیٹل ویلیو رجسٹریشن فیس وصول کرنے کا اختیار نہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے ایماء پر محکمہ ایکسائز گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت قیمت کے مطابق رجسٹریشن فیس وصول کرتا ہے، مگر اس کے علاوہ بھی کچھ دوسرے عوامل ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے رجسٹریشن فیس کی اسیسمنٹ کی جاتی ہے جن میں انجن کی طاقت (CC) اور تاریخ خرید گاڑی بمطابق انوائس شامل ہے۔ مختلف اقسام کی گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس مختلف ہوتی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک وفاقی کیپٹل ویلیو ٹیکس (CVT) کی بات ہے تو محکمہ فی الحال CVT وصول نہیں کرتا یہ کام FBR انجام دے رہا ہے۔ سیلز ٹیکس آن سروسز کی ریکوری صوبوں کو منتقل ہو چکی ہے اور یہ کام پنجاب ریوینو اتھارٹی سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس وصول کرنے کے لئے چار دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-2فرید کوٹ روڈ لاہور
2۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-31بلاک XXخیابان اقبال، DHAلاہور
3۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی M-20-19ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن، لاہور
4۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی علی پلازہ، ایمپرس روڈ، لاہور

ضلع فیصل آباد: ہوٹلوں /اداروں کی تعداد اور شراب کی فراہمی و فروخت کی تفصیلات

*2728: میاں طاہر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص /افراد /کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) جن اداروں / ہوٹلوں نے پچھلے دو سال کے دوران شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، کیا ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ فیصل آباد میں سیرینا ہوٹل کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن۔4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول۔18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریق کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) فیصل آباد BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے سید علی بختیار شاہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ فیصل آباد Vend shop کی انسپکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری I-5-42/E(E&T) مورخہ 12-08-2013 سے تعینات کیا گیا ہے۔ آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فیصل آباد میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2737: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ساہیوال میں حکومت کی جانب سے کسی بھی ہوٹل /اداروں کو شراب کی فراہمی کا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں شراب فروخت کرنے کا لائسنس نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے لہذا چیکنگ کے لئے کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے لہذا کسی ہوٹل یا ادارے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2760: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے اس دفتر میں کام کر رہے ہیں، گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) موٹر برانچ میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کب سے یہاں پر تعینات ہیں یہ کس اتھارٹی کی سفارش پر تعینات کئے گئے ہیں، ان کا نام و عہدہ سے بھی آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ برانچ میں تمام اہلکاران بغیر رشوت دیئے کوئی کام نہیں کرتے بلکہ کرپشن کی وجہ سے ان اہلکاران کی ٹرانسفر بھی کی گئی لیکن یہ ملازمین دوبارہ اثر و رسوخ استعمال کر کے دوبارہ مذکورہ برانچ میں تعیناتی کروا لیتے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی دوبارہ تعیناتی مذکورہ دفتر کے اعلیٰ افسران کی آشیر باد سے ہوئی ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو ان کو حکومت کب تک یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف)

سکیل	تعداد
18	01
17	02
16	06
14	09
11	07
9	02
7	20
5	30
4	01
1	04

(ب) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موٹر برانچ میں تعینات عملہ کسی کی سفارش پر نہ لگایا گیا۔ زیادہ تر عملہ ڈیٹا انٹری آپریٹر DEO/ پر مشتمل ہے جن کو موٹر برانچ کی کمپیوٹرائزیشن کے بعد اسی مقصد کے لئے بھرتی کیا گیا تھا۔ باقی ملازمین بھی میرٹ کے مطابق تعینات ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے موٹر برانچ میں رشوت سے کام کروانے کا کوئی تصور نہ ہے۔ تمام افسران و اہلکاران کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے۔ موجودہ اہلکاروں میں کوئی ایک بھی ایسا اہلکار نہیں ہے جس کی ٹرانسفر کرپشن کی بنیاد پر کی گئی ہو۔ موٹر برانچ کی تمام ٹرانزیکشن کمپیوٹرائزڈ ہیں۔ ہر درخواست دہندہ کو وصول کئے گئے واجبات کی کمپیوٹرائزڈ سلپ / رسید جاری کی جاتی ہے جس سے وہ موقع پر ہی تصدیق کر سکتا ہے۔ کوائف کی تصدیق کے لئے SMS سروس 9966 بھی جاری کی گئی ہے۔ تمام فیسوں اور ٹیکسوں کے شیڈول موٹر برانچ کے اندر و باہر آویزاں کئے گئے ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ موٹر برانچ کے آفسران واہلکاران کی تعیناتی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے اور کسی بھی اعلیٰ افسر کی آشیرباد کسی اہلکار کو حاصل نہ ہے۔ یہ افسران واہلکاران محنت شاقہ سے کام کر رہے ہیں۔ اگر کسی ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت

موصول ہوئی اور انکوائری میں اس کی نااہلی ثابت ہوئی تو قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جس میں موٹر برانچ سے ٹرانسفر بھی شامل ہو سکتی ہے۔

ضلع میانوالی: پراپرٹی ٹیکس اور سروے سے متعلقہ تفصیلات

*3443: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12-2011 اور 13-2012 میں کل کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) ضلع میانوالی میں کتنے لوگ نادھندہ ہیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری سروے کب کرایا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12-2011 اور 13-2012 میں وصول کئے گئے کل پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	ڈیمانڈ پراپرٹی ٹیکس	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2011-12	70,44,632	51,63,427
2012-13	1,38,77,653	79,90,450

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	نادہندہ
2011-12	1699
2012-13	1661

(ج) میانوالی میں سروے 04-2003 میں کیا گیا اور کیٹیگری F,G کے اطلاق کے بعد 2004-07-01 سے ٹیکس ڈیمانڈ -/75,94,743 روپے تھی۔

(نوٹ) سکندر آباد ریٹنگ ایریا کا سروے 12-2011 میں ہوا جس کی ٹیکس ڈیمانڈ -/44,04,518 روپے تھی۔ جس کے خلاف ہائیکورٹ لاہور نے stay order جاری کر رکھا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: بھابھڑہ گلبرگ میں پراپرٹی ٹیکس دفتر کے بارے میں تفصیلات

*3453: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گلبرگ بھابھڑہ سٹاپ لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کا دفتر کہاں واقع ہے اور کیا یہ سرکاری رقبہ پر ہے؟

(ب) اس دفتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، گریڈ وعہدہ وار بتائیں؟

(ج) اس دفتر میں گریڈ۔11 اور اوپر کے ملازم جو کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے کیا کیا فرائض ہیں؟

(د) اس دفتر کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کی آمدن واخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس دفتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر آبکاری ومحصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ دفتراب M/20-19، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور میں منتقل ہو گیا ہے اور یہ بلڈنگ کرایہ پر ہے۔

(ب) اس دفتر میں 203 ملازمین کام کر رہے ہیں ان کا عہدہ (گریڈ وار) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ۔11 اور اُوپر کے ملازمین کی کل تعداد 92 ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور فرائض کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 12۔2011 میں تمام ریجن ہائے لاہور (ریجن اے، ریجن بی اور ریجن سی) کا بجٹ اور اخراجات مشترک تھے اِس سال میں کل بجٹ مبلغ -/24,88,16,139 روپے تھا اور کل اخراجات مبلغ -/23,70,04,069 روپے تھے۔ جبکہ سال 13۔2012 سے ہر ریجن کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دیا گیا تھا۔ دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ریجن۔بی کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل اس طرح ہے کہ برائے سال 13۔2012 میں کل بجٹ مبلغ -/83,777,012 روپے تھا جس میں کل خرچہ مبلغ -/83,201,447 روپے تھا۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گلبرگ، عزیز بھٹی اور نشتر ٹاؤن میں قائم دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3454: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن لاہور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ٹاؤنز سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج) ان ٹاؤنز سے حکومت کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول کر رہی ہے؟

(د) ان علاقہ جات میں حکومت نے کن کن فرموں / اداروں سے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کا ٹیکس کس مد میں وصول کرنا ہے؟

(ہ) حکومت ان سے یہ ٹیکس وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گلبرگ ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن میں (پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس) سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزاروں کے لئے علی کمپلکس 23 ایمپرس روڈ لاہور اور ایکسائز سے متعلقہ A-2، فرید کوٹ ہاؤس میں دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹیکس نادھندگان سے ٹیکس وصول کرنے کے لئے بمطابق قانون کارروائی بشمول وارنٹ گرفتاری، قرقی جائیداد اور ماہانہ کرایہ کی بندش وغیرہ کی کارروائی کی جارہی ہے۔

گوجرانوالہ: گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے بارے میں تفصیلات

*3692: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ نے پچھلے کئی سال سے گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس جاری نہیں کی ہیں؟

(ب) کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کہاں تیار کون سی فرم بناتی ہے، فی نمبر پلیٹ کتنا خرچ آتا ہے اور گاڑی مالکان سے کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے لوگوں نے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی طرز پر خود ساختہ نمبر پلیٹس لگوا رکھی ہیں جو بظاہر جعلی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس ہی لگتی ہیں، حکومت اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں نمبر پلیٹوں کی فراہمی لاہور میں قائم شدہ central facility سے ہوتی ہے۔ یہ فراہمی جنوری 2013 تک جاری رہی اور نمبر پلیٹوں کا مالکان کو اجراء ہوتا رہا۔ البتہ اس کے بعد گوجرانوالہ آفس اور پنجاب کے باقی اضلاع کو فراہمی معطل ہو گئی جس کی وجہ سے موٹر سائیکل مالکان کو فروری 2012 کے بعد اور کار اور کمرشل گاڑیوں کے مالکان کو جنوری 2013 کے بعد پلیٹوں کا اجراء عارضی طور پر تعطل کا شکار ہے۔ البتہ نمبر پلیٹوں کی خرید کے لئے ٹینڈر فائنل ہو چکا ہے اور محکمہ ایکسائز تقریباً 5 لاکھ نمبر پلیٹوں کی فراہمی کا آغاز یکم جولائی 2014 سے کر رہا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ ہذا نے 3۔ مئی 2013 سے نمبر پلیٹوں کی فیس بھی مالکان سے لینا بند کر دی تھی۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے حال ہی میں inbox کمپنی کے ساتھ نمبر پلیٹ کی مینوفیکچرنگ اور خرید کا ٹینڈر فائنل کیا ہے اور نمبر پلیٹس کی سپلائی یکم جولائی 2014 سے شروع ہو گی۔

خرید ریٹ شرح اس طرح سے ہے:

1۔	کار (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	483/- روپے
2۔	کمرشل گاڑی (بس، ٹرک، ویگن، ٹریکٹر، موٹر کیب وغیرہ	483/- روپے
3۔	موٹر سائیکل فرنٹ (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	269/- روپے
4۔	موٹر سائیکل رئیر (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	342/- روپے
5۔	آٹو رکشا	323/- روپے

حکومت پنجاب نے اس وقت تک نمبر پلیٹس کے جو ریٹ مقرر کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔	کار (پرائیویٹ)	1000/- روپے
2۔	کار (کمرشل)	1000/- روپے
3۔	رکشا	450/- روپے
4۔	موٹر سائیکل	400/- روپے

تاہم حکومت پنجاب نے نئے ٹینڈر کے بعد جونہی عوام کو نمبر پلیٹس کے فروخت کے ریٹس مقرر کئے تو اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

(ج) حکومت کی جانب سے پلیٹوں کی عدم فراہمی کی صورت میں گاڑی مالکان قانون میں دیئے گئے طریق کار کے مطابق نمبر پلیٹ بنوا کر گاڑی پر لگوا سکتے ہیں۔ البتہ غیر نمونہ نمبر پلیٹوں کا استعمال غیر قانونی ہے جس کے لئے محکمہ ایکسائز و پولیس گاڑیوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں۔

تاہم جب کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی فراہمی شروع ہو جائے گی تو سختی سے انفورسمنٹ کا آغاز کیا جائے گا۔ چونکہ ابھی تقریباً 24 لاکھ نمبر پلیٹس کی فراہمی تعطل کا شکار ہے لہذا لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسان چیکنگ پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات کے بارے میں تفصیلات

*3693: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پراپرٹی ٹیکس لگانے کا طریق کار اور کلیہ کیا ہے اور یہ کس پراپرٹی پر لگایا جاتا ہے، رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراپرٹی کی الگ الگ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بغیر سروے اور تصدیق کئے غلط ناموں پر بھی ٹیکس نوٹس بھیج دیتا ہے؟

(ج) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری بار کب سروے کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب نے سال 2001 میں نیا ویلیوایشن ٹیبل متعارف کروایا جس میں علاقہ جات کی شہری سہولیات (civic facilities) اور پراپرٹی کی کرایہ داری کے مطابق کیٹیگری A,B,C,D,E,F,G میں تقسیم کیا گیا اور ہر کیٹیگری کا ریٹ بحساب کورڈ ایریا فی مربع فٹ اور بحساب زمینی رقبہ فی مربع گز مقرر کر دیا گیا۔ یہ ویلیوایشن ٹیبل تمام پنجاب میں 01-01-2002 سے نافذ العمل ہے۔ وہ رہائشی پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص بمطابق ویلیوایشن ٹیبل مبلغ 1800/- روپے سے زائد ہے اور قبہ پانچ مرلہ سے زائد ہے اور وہ کمرشل پراپرٹی وانڈسٹریل پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص 1200/- روپے سے زائد ہے پر پراپرٹی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ کے ریکارڈ میں جو نام بطور مالک درج ہوتا ہے اس کے نام ہی پر پراپرٹی ٹیکس کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ اگر پراپرٹی فروخت ہو چکی ہو تو نئے مالک کو پراپرٹی ٹیکس قاعدہ نمبر 12 مجریہ پراپرٹی ٹیکس قوانین 1958 کے مطابق محکمہ کو دستاویزی ثبوت کے ساتھ تبدیلی ملکیت کے لئے درخواست گزارنی ہوتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ محض پراپرٹی ٹیکس کی

وصولی کے لئے ترتیب دیا جاتا ہے جو ملکیت کے حقوق نہ دیتا ہے۔ البتہ نام کی درستی سادہ کاغذات پر درخواست اور دستاویزی ثبوت دینے پر بغیر کسی فیس ادا کئے کروائی جا سکتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس قانون کے مطابق پراپرٹی ٹیکس، مالک / قابض / مرتہن / پٹادار / کرایہ دار سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں جنرل سروے 02۔2001 میں کیا گیا جو کہ 2002۔01۔01 سے نافذ العمل ہے جبکہ PLGO-2001 کے تحت مزید علاقہ جات ریٹنگ ایریا میں شامل کئے گئے جن کا سروے 06۔2005 میں کیا گیا اور 2006۔01۔01 سے پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ البتہ محکمہ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ ہر چھ ماہ بعد پراپرٹی میں آنے والی تبدیلی (ملکیت استعمال رقبہ وغیرہ) کو ریکارڈ کرے اور اس کے مطابق ٹیکس کی رقم کا تعین کرے۔ اس عمل کو periodical survey کا نام دیا گیا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: سپرٹ فروخت کے لائسنس سے متعلقہ تفصیلات

*3714: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپرٹ فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں اور ان پر کتنی مقدار میں ماہانہ سپرٹ فروخت ہوتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ چیک رکھتا ہے کہ یہ سپرٹ کن لوگوں کو فروخت کیا جاتا ہے کیا واقعی ادویات میں استعمال کے لئے فروخت کیا جاتا ہے یا پھر جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ کرنے والوں کو بلیک میں فروخت کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اب تک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی شراب بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کتنی کارروائیاں کی گئیں اور کتنے افراد کو سزا ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ (جو انسانی استعمال کے لئے فٹ نہ ہے) فروخت کرنے کے لئے موجودہ مالی سال میں کل 24 لائسنس جاری / تجدید کئے گئے ہیں جن میں L-17 ہول سیل کا 1 اور L-17 پرچون سیل کے 23 لائسنس ہیں ہول سیل لائسنس کا ماہانہ کوٹا 4000 چار ہزار گیلن ہے جبکہ پرچون سیل کا ماہانہ کوٹا 6760 گیلن ہے۔

تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہول سیل لائسنس ہولڈر اپنی ضرورت کے مطابق سپرٹ ڈسٹلری سے حاصل کرتا ہے اور پرچون فروش اس سے اپنی ضرورت کے مطابق خرید کر کے مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ ریکٹیفائیڈ سپرٹ (انسانی استعمال کے لئے فٹ ہے) کا کوئی لائسنس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ یہ لائسنس میتھلیٹیڈ سپرٹ کے ہیں اور یہ سپرٹ ادویات اور پینے کے لئے ناقابل استعمال ہوتا ہے۔ یہ سپرٹ فرنیچر پالش، پینٹ وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لائسنس ہولڈر کی جانب سے فروختگی میتھلیٹیڈ سپرٹ کا رجسٹر مرتب کیا جاتا ہے اور محکمہ بھی اس کی فروخت کے ریکارڈ کو چیک کرتا ہے۔ جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ استعمال نہیں ہوتا۔ جعلی شراب بنانے میں ریکٹیفائیڈ سپرٹ استعمال ہوتا ہے جس کا ضلع ٹوبہ میں کوئی لائسنس جاری نہ ہوا ہے۔ محکمہ کا لائسنس ہولڈرز کو چیک کرنے کا باقاعدہ نظام موجود ہے اور مکمل تسلی کرنے کے بعد لائسنس کو تجدید کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سال شراب کے چھ مقدمات درج کروائے گئے ہیں ان میں سے دو ملزمان کو سزا ہو چکی ہے جبکہ چار مقدمات زیر سماعت ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3808: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12-2011 تا 14-2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جعلی رجسٹریشن کے کتنے مقدمات بنے اور کن کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12-2011 تا 14-2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدت	ٹوکن ٹیکس	رجسٹریشن	دیگر	میزان
2011-12	84,117,395	61,058,120	42,966,923	188,142,438
2012-13	90,961,899	51,076,065	58,243,492	200,281,456
2013-14	72,056,070	61,058,120	41,204,147	174,318,337
میزان	247135364	173192305	142414562	562,742,231

نوٹ: سال14۔2013کی ریکوری مارچ تک کی ہے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران ضلع رحیم یار خان کی سطح پر جعلی رجسٹریشن کا کوئی کیس سامنے آیا اور نہ ہی اس ضمن میں کسی سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ضلع لیہ: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3809: سردار شہاب الدین خان: کیاوزیرآبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لیہ میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے10-2009اور11-2010میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں کون کون سے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن پر مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیرآبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لیہ میں سال10۔2009میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں مبلغ ۔/35580818روپے جبکہ سال11۔2010میں مبلغ۔/45670779روپے وصول ہوئے۔سال10۔2009کے متعین کردہ ہدف مبلغ۔/41761505کے عوض مبلغ ۔/35580818کی وصولی ہوئی جو85فیصد رہی اور سال11۔2010کے متعین کردہ ہدف مبلغ۔/39138900کے عوض مبلغ۔/45670779روپے کی وصولی ہوئی جو117فیصد رہی۔

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

1۔	غلام سرور	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی، لیہ
2۔	فاروق اقبال	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / انٹرنل آڈیٹر
3۔	احمد علی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر
4۔	رضوان قادر	سینئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک ٹائپ برانچ
5۔	سیف اللہ خان	جونیئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک رجسٹریشن برانچ

6۔ عبدالغفار ڈیٹا انٹری آپریٹر
7۔ جمشید خان ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ج) کوئی بھی گاڑی جعلی طور پر رجسٹرڈ ہوئی ہے، کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کسی ملازم کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، اب ہم رپورٹس لیتے ہیں۔ باؤ اختر علی، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، باؤ اختر علی صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2014 اور مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

1. The Punjab Employees Efficiency, Discipline and Accountability (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 7 of 2014.)
2. The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2014, (Bill No. 8 of 2014.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کی گئیں۔ اب چودھری محمد اکرم صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، چودھری محمد اکرم!

مسودہ قانون محمد نواز شریف یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ملتان 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

Muhammad Nawaz Sharif University of Engineering and Technology, Multan, Bill 2014 (Bill No. 10 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب جناب شہزاد مُنشی صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، شہزاد منشی!

مسودہ قانون (ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب شہزاد مُنشی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں

The Punjab Industrial Relations (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 11 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب جناب محمد ثاقب خورشید صاحب،ایم پی اے مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی،جناب محمد ثاقب خورشید!

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Public Private Partnership Bill 2014. (Bill No. 5 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے منصوبہ بندی و ترقیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب جناب امجد علی جاوید صاحب،ایم پی اے مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی،جناب امجد علی جاوید!

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں

The Punjab Mental Health (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 13 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔اب جناب ذوالفقار غوری صاحب، ایم پی اے مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، جناب ذوالفقار غوری صاحب!

مسودہ قانون لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میں

The Punjab Livestock Breading Bill 2014. (Bill No. 9 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔اب قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید صاحب ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، میاں صاحب!

قواعد کی معطلی کی تحریک

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایک ٹی وی پروگرام میں اہل بیت کی توہین کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم و غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف بلا تاخیر سخت کارروائی عمل میں لائے تاکہ آئندہ اس طرح کا پروگرام کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم و غصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف بلا تاخیر سخت کارروائی عمل میں لائے تاکہ آئندہ اس طرح کا پروگرام کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔"

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اس قرارداد میں amendment دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

> "اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> "اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ "مذمت کرتا ہے" کے بعد کے الفاظ قرارداد سے حذف نہیں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کون سے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! "اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے جس کے باعث اسلامیان پاکستان میں شدید غم وغصہ اور اشتعال پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA اس توہین آمیز پروگرام کی میزبان، شرکاء پروگرام اور چینل کے خلاف" اگر آپ یہاں سے آگے کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی قواعد کے مطابق تحقیقات کرے یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ میری قرارداد اس وقت پورے ملک کی اٹھارہ کروڑ عوام میں جو غم وغصہ پایا جاتا ہے سے متعلق ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے کہوں گا کہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے دین کا مسئلہ ہے، یہ شعائر اسلام کا مسئلہ ہے، یہ ہمارے عقیدے کا مسئلہ ہے، یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اور اٹھارہ کروڑ عوام کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اس پر کوئی political point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ میری قرارداد کے جو آخری دو فقرے ہیں جہاں یہ چاہتے ہیں کہ جید علماء کرام فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں، اس حد تک تو میں متفق ہوں یہ اس میں add کر لیں لیکن میں اس پیرا سے کسی طور پر بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میری وزیر قانون سے آپ کی وساطت سے استدعا ہے کہ جس پیرا میں ہم نے غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے کہ PEMRA اپنے قوانین کے مطابق اس کی میزبان اور شرکاء کے خلاف کارروائی کرے۔ اس کے ساتھ انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کو جوڑ دیا جائے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ فیصلہ تو اس معزز ایوان نے کرنا ہے کہ کون سے الفاظ replace ہونے چاہئیں اور کون سے نہیں ہونے چاہئیں لیکن میں قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا بلکہ ان کے ان الفاظ کی تائید کروں گا کہ اس واقعہ پر political point scoring نہیں ہونی چاہئے، political point scoring نہیں ہونی چاہئے اور political point scoring نہیں ہونی چاہئے۔ ہماری اس قوم کے اپنے دین سے، اپنے نبی ﷺ سے اور اہل بیت سے جو جذبات واحساسات ہیں انہیں کسی کو بھی اپنی political point scoring کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس قرارداد میں درج ذیل ترمیم کر دی جائے اور قرارداد کے الفاظ "مذمت کرتا ہے" کے بعد آنے والے الفاظ کی بجائے یہ الفاظ ثبت کئے جائیں۔ "یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف

کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ترمیم شدہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان جیو چینل کے پروگرام "اٹھو جاگو پاکستان" میں شعائر اسلام اور اہل بیت کی توہین کی پرزور مذمت کرتا ہے اور یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ PEMRA جو اس واقعہ کا نوٹس لے چکا ہے، قانون اور انصاف کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کارروائی عمل میں لائے۔ مزید برآں یہ ایوان تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر قوم کی فکری اور نظریاتی راہنمائی فرمائیں۔"

(ترمیم شدہ قرارداد منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اب قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔ وزیر قانون نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار افسوس کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اظہار افسوس

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

جناب سپیکر! میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد اُن مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہ کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان منگل مورخہ 13۔مئی 2014 کو ترکی کے مغربی علاقے میں واقع کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور اس آتشزدگی کے ہولناک واقعہ پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس افسوسناک حادثے میں 200 سے زائد کارکن ہلاک ہو گئے اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ ایوان برادر ملک ترکی کی حکومت اور سوگوار خاندانوں سے اظہارِ افسوس کرتا ہے اور مرحومین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعاگو ہے۔ یہ ایوان ترک بھائیوں کو یقین دلاتا ہے کہ پاکستان کی حکومت اور پوری قوم ہر مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتی ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ترکی میں کوئلے کی کان میں ہونے والے دھماکے اور آتشزدگی کے واقعہ پر ہلاک ہونے والے کارکنان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس تحریک استحقاق کا جواب آنا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 رانا طاہر شبیر صاحب کی ہے جو move نہیں ہوئی، جی پڑھیں!

ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

رانا طاہر شبیر: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 25۔ فروری 2014 کو سعید جمیل نامی شخص کو رفاہ عامہ کے کام کے سلسلہ میں ڈی ای او ایجوکیشن ملتان شاہد محمود کے پاس اپنا رقعہ دے کر بھیجا۔ وہ رقعہ دیکھ کر اس شخص پر برس پڑا اور کہا کہ جاؤ ایم پی اے سے کہہ کر میری ٹانگیں تڑوا دو اور گالیاں دینا شروع کر دیں بلکہ ایم پی ایز کے بارے میں بھی غلیظ زبان استعمال کی اور کہا کہ نکل جاؤ ورنہ میں تمہیں دھکے دے کر باہر نکلوا دوں گا۔ ہر سائل کو گالیاں دینا اور غلیظ زبان استعمال کرنا اس کی فطرت میں شامل ہے۔ میں نے خود اس سے بات کرنا چاہی لیکن اس نے مجھ سے بات کرنا بھی گوارہ نہ کیا۔ اس کے اس نازیبا رویہ کی شکایت میں نے DCO ملتان سے کی۔ انہوں نے ای ڈی او، ایجوکیشن سے بات کی۔ ای ڈی او، ایجوکیشن نے مورخہ 27۔ فروری 2014 کو ڈی ای او، ایجوکیشن شاہد محمود کی explanation جاری کی اور دو دن میں جواب دینے کو کہا لیکن اس کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے ڈی سی او اور ای ڈی او کے حکم کی بھی پروا نہ کی۔ میری اس معزز ایوان سے گزارش ہے کہ میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے ڈی ای او شاہد محمود کا طبی معائنہ کروایا جائے اور اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ اس کے اس روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس ایوان سے گزارش ہے کہ صوبہ بھر کے تمام ڈی سی اوز کو تحریری طور پر ہدایت کی جائے کہ وہ معزز ممبران اسمبلی کی عزت و وقار کا خاص خیال

رکھیں لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو گیا ہے لیکن میں محرک سے اس جواب کو share نہیں کر سکا لہذا آپ اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending فرمادیں۔ اس کے بعد جس طرح محرک کا جواب پر اطمینان ہو گا اس کے مطابق اس کو deal کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق بھی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ یہ بھی پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس تحریک استحقاق کا جواب آ گیا ہے یا اس کو بھی pending کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو بھی next week تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق بھی next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 11/14 پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ہم دونوں کا اکٹھا ہی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: دونوں اکٹھے اِک جگہ تے ای ہو جاؤ فیر۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایک طرف ہیں اور دوسری طرف یہ ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بڑے کو حق دیا جائے تو بہتر ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بات وہی کریں گے لیکن میں کہنا چاہ رہا تھا کہ ہم دونوں کا پوائنٹ آف آرڈر ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے اُن کا پوائنٹ آف آرڈر لے لیتے ہیں پھر آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بھی لے لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: ان کے بعد مجھے بھی پوائنٹ آف آرڈر دیجئے گا۔

جناب سپیکر: میں اتنی دیر میں پھر کانٹا ہی بدل دیتا ہوں تو پھر ہی ٹھیک رہے گا۔

شوگر ملوں کی طرف سے کسانوں کو دیئے گئے
post dated cheques پر جلد از جلد ادائیگی کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جب کرشنگ سیزن چل رہا تھا تو اُس وقت میں نے اجلاس میں یہ گزارش کی تھی کہ شوگر ملیں کسانوں کو payment نہیں کر رہیں۔ اس پر یہاں جب شور مچا تو کچھ شوگر ملوں نے جس میں برادر شوگر مل بھی شامل ہے، آٹھویں اور نویں مہینے کے cheques دے کر اپنی ادائیگی دکھا دی۔ ایک ریسورس کمیٹی کی میٹنگ اور پرائس کنٹرول کمیٹی کی میٹنگ میں گورنمنٹ کی طرف سے یہ کہا گیا کہ شوگر ملوں نے 97 فیصد ادائیگی کر دی ہے اور میں اس میٹنگ میں موجود تھا۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ post dated cheques ادا نہیں ہوتے۔ جب کسی کی commodity رکھ کر اس پر منافع کمایا جاتا ہے تو post dated cheques کے ذریعے ادائیگیاں کرنے کے بعد یہ کہہ دینا کہ ہم نے ادائیگی کر دی ہے تو یہ کسان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر فوری طور پر توجہ دیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ post dated cheques دیئے گئے ہیں اور کسان اس وقت بہت پریشان ہیں۔ کسان بے چارہ دس، پندرہ سے بیس فیصد تک post dated cheques کے اوپر payment لے رہا ہے۔ آپ بتائیں کہ وہ کسان کہاں جائے گا؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی بات میں نے غور سے سن لی ہے اور میرے خیال میں کل یعنی سوموار کو دن ایک بجے اجلاس شروع ہونے سے پہلے کین کمشنر صاحب کو بلوائیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کے علم میں ایک اور چیز لانا چاہتا ہوں کہ پہلے ہی آپ نے حکم صادر کیا تھا کہ سوموار کو بلا کر میری اور شیخ صاحب کی ملاقات آپ کے چیمبر یعنی سپیکر چیمبر میں ہو گی لیکن وہ سوموار ابھی تک نہیں آیا تو میں صرف یہ یاد دہانی کرانا چاہ رہا ہوں کہ پہلے ہی ایک دفعہ commitment on the floor of the House ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ اس وقت میں ادھر نہ ہوں اور میرے خیال میں ایسے ہی بات ہوئی ہو گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس ایوان کے custodian تو سپیکر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: انہیں تو چاہئے تھا لیکن آپ کو بھی یاد دہانی کرانی چاہئے تھی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اب آپ کو یاد دہانی ہی کرائی جا رہی ہے۔

MR SPEAKER: Thank you young man.

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کے اندر ایک دفعہ پہلے ہی ہو چکا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے Monday کا time fix کر دیا ہے یعنی ٹھیک ایک بجے دن کین کمشنر انشاء اللہ ادھر آئیں گے اور آپ بھی آئیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بنک آف پنجاب کے نمائندوں کو بھی بلوائیں اور ان Cheques کو pay order میں convert کروا دیں۔ بس میں یہ چاہتا ہوں اور ادائیگی کا بھی یہی طریقہ ہے۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سن لیں۔

Let me hear first Cane Commissioner, then I can call.

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے حلقہ فیصل آباد میں، تاندلیانوالہ شوگر ملز کمالیہ شوگر ملز اور اسی طرح بے تحاشا شوگر ملیں کسانوں کی حق تلفی کر رہی ہیں جو کہ ایک ظلم ہے۔ دیکھیں ہماری 70 فیصد اکانومی اس وقت زراعت پر منحصر ہے اور اگر ہم لوگ اپنے کسانوں اور کاشتکاروں کو تحفظ اور سہولت نہیں دیں گے تو ہم کہاں جائیں گے کیونکہ ہماری اکانومی اس پر based ہے۔ اگر ہم کین کمشنر کو بلا ہی رہے ہیں تو شوگر کین ایکٹ کے تحت 15 دن کے اندر وہ ادائیگی کرنے کے پابند ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت بھی اس دن موجود ہوں گے اور انہیں بھی پابند کیا جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر اس طرح مسئلہ چلتا رہا تو یہ بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا تو مہربانی کرکے اس پر enforce کیا جائے کہ اس قانون پر عملدرآمد ہو اور کسانوں کو ہونے والے نقصان کی بھی تلافی کی جائے صرف ادائیگی ہی نہ کی جائے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر ہے۔

آرڈیننس ترقیاتی اتھارٹی کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014

MR SPEAKER: Lay of Ordinance. Minister for Law may lay Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: The Management and Transfer of Properties by Development Authorities Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Housing Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within one month.

آرڈیننس باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Minister for Law may lay the Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT /LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014.

MR DEPUTY SPEAKER: The Bab-e-Pakistan Foundation Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Information with the direction to submit its report within one month.

آرڈیننس مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Minister for Law may lay the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT /LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Free and Compulsory Education Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز سوموار 19۔ مئی 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔